ڈراما

خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

المعروف بہ

مصنفہ شاعر شیریں زبان ایم۔ ایچ۔ حیران ناوست شکوہ آبادی
والا کبر آبادی عہدہ دار پولیس شاگرد حضرت داغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف شاہد رعنا وغیرہ

باہتمام خاکساران لالہ کنہیا لال بالکشن داس تاجر کتب چوہری
بازار آگرہ

بالکشن پریس آگرہ میں چھپا

ڈیڈیکیشن

قدر دان گوہر سخن کے ریاض سنہ میرا موتیوں سے

بہرتے ہیں۔

مین نہایت ادب کے ساتھہ کرشمہ شباب

المعروف بہ مار آستین کو حضور اقدس اعلیٰ حضرت قدر قدرت

بندگان عالی متعالی راجہ راجگان مہاراجہ سجن سنگہ

بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ والی ریاست رتلام خلد اللہ

ملکہ و سلطنتہ کے نام نامی سے معنون کرتا ہون

اور امیدوار ہون کہ اس ناچیز نذر کو خلعت قبول عطا فرمایا جاوے

جو میرے لئے ہمیشہ سرمایہ ناز رہے گا اور ایک

عرصہ کی محنت کا صلہ بندگان عالی کی

اس ذرہ نوازی سے مل رہے گا ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

گذرانیدہ خادم ہیچمدان حیران ناولسٹ

یا فتاح

انگریزی شاعر شیکسپیر کے ڈرامے اینڈ کلیوپیٹرا کے اوپر سے
بنایا ہوا ڈرامہ کرشمہ شباب المعروف بہ مار آستین

مصنفہ
ہیچمدان حیران نادسٹ عہدہ دار پولیس شاگرد حضرت داغ دہلوی

تختہ ناٹک

- اختر پاشا
- اصغر پاشا
- وفادار بیگ
- حریص خان
- عاشق خان
- صیاد مرزا
- امجد
- شکیلہ
- شاہ حسن
- چوبدار خواجہ سرا نوکر وغیرہ

- نائب شاہ روم
- اختر پاشا کا فرزند
- اختر پاشا کا سپہ سالار
- اختر پاشا کا درباری مسخرہ
- ایک سردار
- شاہ حسن کا نوکر
- فطرت کا نوکر
- حریص خاں کی بیوی
- شوکت بیگ کی بیوی
- ناز پرور
- وغیرہ

- رحمت پاشا
- فطرت پاشا
- آصف بیگ
- شوکت بیگ
- جودت آفندی
- مطلب بیگ
- حسینہ عالم
- جمیلہ
- زہرہ خانم
- فطرت کی بہن اختر پاشا کی دوسری بیوی

- اختر پاشا کا بیٹا
- ولیعہد شاہ روم
- فطرت کا نوکر
- ایک سردار
- مقرہ ایک
- شاہ حسن کا دوسرا نوکر
- مقرہ معشوقہ ملکہ
- عاشق خاں کی بی بی
- اختر پاشا کی پہلی بیوی

بنام جہاندار جہان آفرین

حکیم سخن بر زبان آفرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب   پہلا سین

آراستہ دربار

سہیلیوں کا گانا

مانگو مانگو شدہ خبر سبھی یہاں حیران۔   باری، باری

صولت شوکت حشمت پہ قربان ہوتیں سکھیاں۔   ساری، ساری = مانگو

قدرت ندرت ہی تیری یہ ہے اے سبحان۔

تیرے نیرنگیوں پہ دل میرا قربان۔

حکمت حکمت تیری خالق برگ و بر مین پائی۔

گلریزی رس رمز سرخی نے۔

نئی نئی شادی دکھائی۔

گل و بلبل کو کرکے زندا۔

ادنکا ہووے بال نہ گندا۔

حسینہ عالم

بخت خفتہ میرا بیدار ہوا خوب ہوا - مہمان میرے یہان یار ہوا خوب ہوا
یار کے خانہ ویران مین آنیکے سبب - دور فرقت کا سب آزار ہوا خوب ہوا

اختر پاشا

واصل ہوا ہون جب سے بت گلعذار سے - پاتا ہون دل کو سینہ مین اپنے قرار سے
یہ عرض ہے حضور کیجیہ شمین رات دن - محظوظ کیجیے ہمین بوس و کنار سے

حسینہ عالم

بارش ہو فصل گل ہو مگر ساقیا نہو = سامان عیش خوب ہو کالی گھٹا نہو
احباب بذلہ سنج جمع ہوئین آن کر تمام = لیکن بغیر یار ذرا بھی مزا نہو

اختر پاشا

کیا خوب یہ خیال ہے تجھ گلعذار کا = لیکن نہین ہے کام یہان انتظار کا
یہ جو ملازمہ ہین انھین حکم دیجیے = لے آئین جلد آیا ہے موسم بہار کا

حسینہ عالم - اے میری دلنواز سہیلیو جاؤ جاؤ شیشہ و صراحی لاؤ - میرے پیارے کو پلاؤ اور کوئی عمدہ چیز گاؤ - اپنا رنگ جماؤ -

[چند سہیلیون کا جانا شیشہ و صراحی لانا میز سجانا
اختر پاشا اور حسینہ عالم کو پلانا اور گانا]

سہیلیان

دونون جگ جگ تم جیو آتی صبح و شام
دشمن تیری جو ہوئین رہین سدا نا کام

کیسے کیسے ملے ملے ہین۔ کہو سکھیان وا ہنر دوم تا نا نا نا وا ہنر دوم تا نا نا نا۔

خوشدل اکیدل ہین ناچ چھمک چھوم چھنانا نا چھوم چھنا نا نا۔

حسینہ عالم۔ بہار آئی ہے ساقی تو پلادے جام اک پل کا
بہار زندگی ہے اور موسم ہے یہی گل کا
یہی اب تو دعا میری خدا سے دو جہان سے ہے
کبھی بیکا نہ ہوے بال اک دنیا ہے بلبل کا

سہیلیان۔ دونون خوش ہین۔ دیکھو سکھیان لگیان ہین کیا بتیان۔
دور جو اری زاری فصل باری ہے ہر باری۔

اختر پاشا۔ اری حسینہ دلفریب غارتگر صبر و شکیب اب تم بھی کوئی گانا گاؤ مجھکو مسرور فرماؤ۔

حسینہ عالم۔ بہت اچھا حضور۔ مین گاتی ہون اپنا ناچیز گانا سناتی ہون

گانا

نکیون اوسکو کرین سب پیار جو معشوق گلگون ہو۔ ادا مین جانستان ہون اور اسکی زلف ناگن ہو

غزل حیران

ہے کسکا حوصلہ جو ہو مقابل روئے جانان سے ۔ وہ خورشید نے ضیا پائی ہے جسکے روئے درخشان سے
محبت مین بتون کی محو ہین ہم ایسے اے زاہد ۔ کہ بتخانہ مین جا بیٹھے ہین پھر کر دین و ایمان سے
عجب انداز ہے وقت تبسم غنچہ دل کا ۔ ہزارون پھول جھڑتے ہین لب گلرنگ خندان سے
گرفتار بلا ہے دل چھڑا سکتا نہین کوئی ۔ کہ مشکین باندھ لین ہین اوسنے اپنی زلف پیچان سے
ہمارے جذبہ دل کی ذرا تاثیر تو دیکھو
وہ آتے ہین کلیجہ تھام کر حیران پہ ہمانے

مورے بلمکے سیان۔ تجھپہ ہوئی ہون نثار مین۔ تیری ادا پیارے۔

من بہاوے میرے۔
نہین پایا جوان مین نے تجسا قرب وجوار مین۔
تجھہ ایسا جوان تا کوئی بھی ہووے گا۔ یار میرے۔ مین نے ڈھونڈھا بہت ہے دیار مین۔
اختر پاشا۔ پیاری ملکہ اگر آج تمہارا حسن زاہد دیکھہ پاوے تو ہزار جان سے شیفتہ ہی ہوجاوے۔
حسینہ عالم۔ آپکی قدر افزائی ہے۔ جو آپ نے مجھہ ناچیز کی عزت فرمائی ورنہ مین کیا چیز ہون ایک ادنی کنیز ہون۔
اختر پاشا۔ نہین تم میری معشوقہ دل آرام ہو۔ خوش بیان نازک اندام ہو۔
حسینہ عالم۔ مین پروانہ وار آپ پر نثار ہون۔ متاع حسن کی خریدار ہون۔ ورم ناخریدہ ہون۔ پیار والفت چشیدہ ہون۔
اختر پاشا۔ بیشک مجکو مجھسے الفت ہے۔ تمہارے دلمین میری محبت ہے جبھی تم مجھہ پر مرتی ہو۔ میری الفت کا دم بھرتی ہو۔
حسینہ عالم۔ جیسا آپکے دلمین میری الفت کا اثر ہے۔ تو میرے دلمین بھی آپکی چاہت کا گذر ہے۔
وفادار بیگم۔ حضور انکی ظاہری باتون پر نہ جائین۔ اپنی وفادار ملکہ کو بھلائین۔
حسین اور یہ جبین جسکو ہمیشہ پیار کرتے ہین۔ اوسکی زندگی پھر دشوار کرتے ہین
اختر پاشا۔ یہ تیرا خیال خام ہے۔ جو اس کی سچی محبت مین کلام ہے۔
وفادار بیگم۔ خیالعالی۔ یہ آپکا ارشاد ہے لاوبالی۔
رہ جاتا ہے جو شخص گرفتار محبت کہا لیتا ہے اکدن اوسے آزار محبت

اختر پاشا۔ جھوٹ سب جھوٹ غلط سب غلط۔
سردار وفادار بیگ۔ حضور اگر میری بات کو دھیان مین لائنگے تو بھتیہ پچھتائینگے۔
اختر پاشا۔ خاموش اے بے ادب سردار خاموش۔
حسینہ عالم۔ اس سے اللہ آگاہ ہے کہ میرے دل مین آپ کی کتنی چاہ ہے۔
اختر پاشا۔ اس کے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ہماری گواہ خود صورت ہے کہ تم مجھکو چاہتی ہو۔ محبت کے اقرار نباہتی ہو۔
حسینہ عالم۔ یہ آپ کے سردار مجھپہ الزام رکھتے ہین۔ جھوٹی الفت کا اتہام رکھتے ہین۔
اختر پاشا۔ ان کی باتون پر نہ جاؤ یہ کوئی خیال نہ فرماؤ۔ یہ داہی ہین دو سپاہی ہین۔
خوجہ سرا۔ (ٹھٹکتے ہوئے آکر) حضور روم سے ایک نامہ بر آیا ہے کوئی زبانی پیام لایا ہے۔ حکم پاؤن تو بلا لاؤن۔
اختر پاشا۔ اچھا حاضر کر۔
انور۔ باباجان۔ ہان دیکھو ایک بوسہ ہمین بھی دلواؤ۔
خوجہ سرا۔ (تالی بجاکر) چل دور موئے۔

(خواجہ سرا کا جانا نامہ بر کو نے آنا)

نامہ بر۔ حضور نامہ ملاحظہ کیجئے۔ اور اسکا جواب دیجئے تاکہ مین اسکو وہان لیجاؤن اور انعام پاؤن۔
اختر پاشا۔ یہ کسکا نامہ ہے۔
سردار وفادار بیگ۔ حضور کی وفادار نیک اطوار بی بی کا۔
اختر پاشا۔ کیا اسکی راقم زہرہ خانم ہے۔

سردار وفادار بیگ - ہان اسکی راقم وہی نیک شعور ہے جو پارسا مشہور ہے۔
حسینہ عالم حضور اس بلا کو جلد ٹالئے۔ فوراً اسکو نکالئے۔
اختر پاشا - بیشک یہ بدبخت گردن زدنی قابل سوختنی و کشتنی ہے۔
نامہ بر - حضور میرا قصور معاف ہو۔ مجھ سے حضور کا دل صاف ہو۔ کیونکہ یہ پہلی خطا ہے۔ معاف کیجئے۔ مجکو یہان سے اجازت دیجئے۔ تاکہ مین چلا جاؤن؎
حسینہ عالم - حضور یہ بڑا خطاکار ہے۔ نہایت گنہگار ہے۔ اسلئے ہاتھ پاؤن مین بیڑی اور ہتکڑی ڈالئے۔ پھر یہان سے نکالئے۔
نامہ بر - رحم رحم اے بادشاہ ظل اللہ رحم - ملکہ حسینہ عالم نہین ہرگز نہین؎
اختر پاشا - اے جلاد نیک نہاد آ - اسکے ہاتھ مین ہتکڑی پاؤن مین بیڑی پہنا۔ پھر اسکو نکال۔ فوراً ٹال -
جلاد - بہت اچھا حضور مین ابھی جاتا ہون۔ ہتکڑی اور بیڑی لاتا ہون اسکو پہناتا ہون۔ یہ حکم دیکر بادشاہ وغیرہ کا چلا جانا - جلاد کا بیڑی ہتکڑی لانا اوسکو پہنانا بے آبروئی سے نکال دینا ہتکڑی اور بیڑی پہنا کر ہو چچا اب جاؤ۔ ٹھنڈی ہوا کھاؤ۔

پہلا باب دوسرا سین

پردہ مکان

شاہ حسن کا گانا۔

میری دیکھو نگیلی۔ چھبیلی چال۔ ان جوش شباب - کٹاو ٹھاو۔ نکیلی۔ رسیلی
حسین ہے جبین طرحدار مجکو اکیلا پاتے جو عاشق ہوے نثار۔
شوکت بیگ تسلیمات عرض ہے اجی۔ آرام جان فخر انگلینڈ و ہندوستان۔
شاہ حسن - بندگی بندگی۔ کہو اچھے ہو مرزا صاحب

شوکت بیگ۔ جی ہان اچھا ہون۔
عاشق خان آداب عرض ہے اے حسین زمانہ معشوقہ فرزانہ۔
شاہ حسن۔ کورنش کورنش۔
شوکت بیگ پیاری اپنا وعدہ ایفا فرماؤ۔ ہمسے شادی رچاؤ۔
عاشق خان نہین پیاری ہمسے لگن لگاؤ۔ اسکو دہتا بتاؤ۔

شاہ حسن گانا

واہ جی واہ واہ جی مرغی والے کالے کالے۔ انڈے بچے بچہ جا کے۔
مانگو پیچہ منہ پہیلا کے واہ جی واہ واہ جی ہے
تم آپسے ہزار میرے مکان پر آتے ہین۔ خوار ہو کے ہمیشہ یہان سے جاتے ہین
سوال وصل اگر وہ زبان پہ لاتے ہین۔ ہر ایک طرحکی پہر سختیان اوٹھاتے ہین
شوکت بیگ۔ شادی جاؤ یہان اے پیارے۔ تجھکو نبارس کی حولی چہادون
مانگے جو مجھسے وہ تجھکو مین لادون۔
تجھکو دون لالا کے گوٹہ کناری۔

عاشق خان گانا نمبر ۲

شادی سے شادان کردو میری جان۔ بہولی بہولی صورت پہ پیار سو ہے آوے
ایک تو تیری صورت بانکی دوسرے نرالی شان۔
تجہی پوری صورتیہ سوہے لائے، کیسے کرون نہ دل قربان۔
شاہ حسن کیا تم دونون مجھے چاہتے ہو۔
شوکت بیگ اور عاشق۔ ہان ہم تمہارے دل دادہ ہین۔ شادی کرنے پہ آمادہ ہین۔
شاہ حسن۔ جو شخص کمرے اپنے حریف کو بہگائے۔ وہ ہی مجھسے شادی رچائے۔

شوکت بیگ۔ ہم ابھی دام فریب بچھاتے ہین، اوسکو بھگاتے ہین پر شادی رچاتے ہین۔

عاشق خان۔ انشاء اللہ ہم اوس پر فتح پائینگے۔ پر آپ سے شادی رچائینگے۔

شاہ حسن۔ اب مین جاتی ہون کچھ دیر کے بعد آتی ہون۔

شوکت بیگ اور عاشق خان۔ جائیے جائیے تشریف لیجائیے۔

(شاہ حسن کا چلا جانا)

شوکت بیگ۔ اب بندہ بھی جاتا ہے۔

عاشق خان۔ جائیے مگر جلد تشریف (شوکت بیگ کا جلد جانا) گلزار او گلزار ذرا ادھر آ۔

گلزار۔ حضور حاضر ہوا ارشاد فرمائیے دیر نہ لگائیے۔

عاشق خان۔ آج شاہ حسن نے نکاح کا وعدہ کیا ہے۔ مسرت بے اندازہ ہے۔

گلزار۔ خدا حضور کو مبارک کرے۔

عاشق خان۔ مگر اوسکی ایک شرط ہے۔

گلزار۔ حضور وہ کونسی شرط ہے جسکا بجا لانا دشوار ہے۔

عاشق خان۔ شرط یہ ہے کہ جو اپنے رقیب کو گھر سے بھگائے۔ وہی مجھے شادی رچائے۔

گلزار۔ اگر یہی بات ہے تو مین حضور کے رقیب کو گھر سے بھگاؤنگا۔ اپنا کھیل دکھاؤنگا۔

عاشق خان۔ آخر تو اوسکو کسطرح بھگائیگا۔ کیا تجویز ٹھہرائیگا۔

گلزار۔ مین ڈاکیہ بنکر ایک خط بھی لیجاؤنگا۔ دام مکر بچھاؤنگا۔ جب وہ اس خط کو پڑھیگا فوراً یہان سے بھاگیگا۔

عاشق خان۔ واقعی تدبیر تو بہت اچھی ہے اللہ راست لائے۔ خیر اب تم جاؤ پھر یہان آؤ۔ دام مکر بچھاؤ۔

گلزار۔ بہت اچھا میرے حضور مین یہ چلا۔

(گلزار کا جانا شوکت بیگ کا آنا)

شوکت بیگ کیا وہ گلزار رعنائی ابتک نہین آئی۔

عاشق خان۔ نہین وہ ابتک نہین آئی۔

شوکت بیگ۔ حیرانی ہوگی۔ سر مین سستی لگاتی ہوگی۔

عاشق خان۔ اب مین گھر کے واسطے جاتا ہون۔ ٹھیر کر آتا ہون۔ (عاشق خان کا چلے جانا)

شوکت بیگ۔ تب تیز ہی جایئے۔ شفیق شفیق۔ ابے او شفیق۔ کیا تو مر گیا۔ بولتا کیون نہین۔

شفیق۔ نہین حضور مین ابھی زندہ ہون۔ فرمایئے کیا حکم ہے۔

شوکت بیگ۔ آج شاہ حسن نے شادی کا اقرار فرمایا ہے۔ مگر اوسکے ساتھ وعدہ ٹھیرایا۔ کہ جو اپنے رقیب کو مکر زیب سے ٹلائے۔ وہی مجکو پہلو مین بٹھائے۔

شفیق۔ حضور بہگانا میرا کام ہے۔

شوکت بیگ۔ آخر تو اوسکو کسطرح بہگائیگا۔ کسطرح دل آرام دلا دیگا۔

شفیق۔ مین اوسکو مکان جلنے کی خبر سناؤنگا۔ اسیطرح ٹلاؤنگا۔

شوکت بیگ۔ تدبیر تو معقول ہے بشرطیکہ خدا وہ کرے۔ اچھا تم جاؤ۔ دیر دیر نہ لگاؤ۔ وقت کا انتظار کرو۔

شفیق۔ حضور اب مین جاتا ہون۔ تدبیر کے گھوڑے دوڑاتا ہون۔ (شفیق کا چلے جانا)

گلزار۔ کیا شوکت بیگ آپ ہی کا نام ہے۔

شوکت بیگ۔ آپکو اوس سے کیا کام ہے۔

گلزار۔ یہ خط اونکے وطن سے آیا ہے۔ اونکے کسی عزیز نے بھجوایا ہے۔

شوکت بیگ۔ یہ خط مجھکو دیجئے۔ آپ اپنی راہ لیجئے۔

گلزار۔ کیا شوکت بیگ آپ ہی ہین۔

شوکت بیگ۔ جی ہان اسی خادم کا نام شوکت بیگ ہے۔

گلزار۔ اچھا اب مین جاتا ہون آداب۔

شوکت بیگ۔ اچھا آپ تشریف لیجائیے۔ تسلیم۔ شوکت بیگ کا خط کھولکر پڑھنا۔ اور چیخ مار مار کر رونا عاشق خان کا آجانا۔ افسوس صد افسوس کہ اب مین یتیم ہوگیا۔ اور دنیا مین اکیلا رہ گیا۔

عاشق خان۔ کیون بھائی روتے کیون ہو کچھ اسکا سبب تو کہو۔

شوکت بیگ۔ میرے والد دنیا سے کوچ کر گئے۔

عاشق خان۔ بھائی صبر کرو صبر کرو۔ اللہ جنت نصیب کرے اچھے آدمی تھے (منہ ہٹا کر آہستہ سے) خدا دوزخ نصیب کرے۔

شوکت بیگ۔ ہائے اب مین کیا کرون۔

عاشق خان۔ صبر و شکر۔

شوکت بیگ۔ اب مین باپ کسکو کہون۔

عاشق خان۔ مجھکو

[شاہ حسن کا آنا]

شاہ حسن۔ ہے ہے تم روتے کیون ہو۔

شوکت بیگ۔ اس خط کے راقم کیحالت پر۔

شاہ حسن۔ کیون۔

شوکت بیگ۔ میرے والد کو انتقال کئے آج دسوان برس ہے مگر اس خط مین یہ تحریر ہے کہ انہون نے گذشتہ ماہ مین انتقال فرمایا تم یہان آؤ اور کی جائداد پر قبضہ جماؤ۔

عاشق خان۔ (آہستہ سے) افسوس ہے کہ وار خالی گیا خیر دیدہ خواہد شد بچہ

لبکے وہ مکر کا دام بچھاؤن کہ جس سے چھٹکارا دشوار ہے۔

شفیق۔ (شفیق کا روتے چلاتے آنا آگ کے شعلوں کا دکھائی دینا) حضور آگ لگ گئی۔ اور مکان جلنے لگا۔

شوکت بیگ۔ ابے کہان آگ لگی۔ کس جگہ آگ لگی کچھ تو بتا۔

شفیق۔ حضور عاشق خانصاحب کے گھر مین آگ لگی۔ دیکھئے وہ چھت گری۔

عاشق خان۔ افسوس کہ میرا مکان جلنے لگا۔ سینہ میرا اب پھٹنے لگا۔

شوکت بیگ۔ چلو بھائی چلیں آگ جا کر بجھائیں۔

عاشق خان۔ ہاے بھائی چلو دیر نہ کرو۔ (شوکت بیگ اور عاشق خان کا چلا جانا شوکت بیگ کا کچھ دور جا کر لوٹ آنا اور خوب ہنسنا)

شوکت بیگ۔ قہ قہ قہ دیکھو وہ مارا۔

شاہ حسن۔ کسکو آپنے مارا کس طرف ہے آپکا اشارہ۔

شوکت بیگ۔ رقیب بد نصیب کو۔

شاہ حسن۔ کیا اسمین کوئی حال پنہان ہے۔

شوکت بیگ۔ جی ہان۔

شاہ حسن۔ اچھا اب مین تیاری ہوئی۔ (جلد جانا)

باب پہلا تیسرا سین

پردہ بازار

نظرت خان کا گانا نمبر ۔

رہو قائم تاج شاہی کا مالک خادم ہر ایک۔ جہالاتا مرا ہے یہ جو ہر ایک

دشمن کی زندگانی ہو ایک دم مین فانی

اپنی یہی دعا ہے اے رب جاودانی

نظرت۔ آجکل نہ معلوم رعیت کا حال ہے کیسا خیال ہے اگر کچھ معلوم ہو تو کہو

آصف بیگ۔ حضور تمام رعایا بادشاہ سے ناراض ہے اوسکے حکومت پر اعتراض ہے۔

فطرت پاشا۔ بیشک اس نادان بادشاہ کی غفلت سے رعایا حیران ہو گی متعجب اور پریشان ہو گی۔

آصف بیگ۔ حضور یہی موقعہ تقدیر آزمائی کا ہے یہی وقت طلسم کشائی کا ہے۔

فطرت پاشا۔ کیا مین اس ناشدنی بادشاہ سے بدلہ لون۔ اسپر فوج کشی کرون اسکا ارمان خاک مین ملا دون۔ نام و نشان مٹا دون۔

آصف بیگ۔ اگر حضور ایسا کرینگے تو ہمیشہ محتاج رہینگے۔

فطرت پاشا۔ بےشک مین اوسپر فوجکشی کرونگا۔ اوس سے اپنا تخت و تاج لونگا۔ عیش کی داد دونگا۔

آصف بیگ۔ حضور تاخیر کو کام مین نہ لایئے۔ ہمہ تن مستعد ہو جاؤ۔

ہمت پاشا۔ (وفعتہً آکر) نہین کبھی نہین۔

فطرت پاشا۔ کیون۔

ہمت پاشا۔ وہ تیرا محسن و مربی ہے تیرا شفیق و مجی ہے۔

فطرت پاشا۔ کیا احسان کے یہی معنی ہین کہ وہ مالک تخت و تاج ہو اصلی وارث اوس کا محتاج ہو۔

ہمت پاشا۔ تم یہ کلمہ زبان پر نہ لاؤ۔ بادشاہ کی روح کو نہ کلپاؤ۔

فطرت پاشا۔ کیون۔

ہمت پاشا۔ شاہ مرحوم نے یہ ملک و مال اوسکو سونپا ہے یہ جاہ و جلال اوس کو سونپا ہے۔

فطرت پاشا۔ اسواسطے کہ وہ ہر ایک آوارہ عورت پر جان دے اور ملک کی خبر نہ لے۔

ہمت پاشا۔ اے نادان اور کم سن لڑکے اگرچہ تو یہ درست کہتا ہے مگر

اوس سے تجھکو بغاوت نازیبا ہے۔

فطرت پاشا۔ کیا اپنے والد کا ملک و مال لینا بغاوت نازیبا ہے۔ کیا موذی سانپ کو مارنا شقاوت ہے۔

ہمت پاشا۔ بیشک اوس موذی سانپ کو مارنا شقاوت ہے۔ کہ جسنے تجکو پالا ہو۔ آغوش محبت مین پالا ہو۔

[باغیون کا ہاتھہ مین جلتی ہوئی مشعل لیکر آنا اور جلاکر یہ کہنا]

باغی۔ نہین اوس شاہ کو ضرور مارنا چاہیے۔ اوس کا سر اوتارنا چاہیے۔ کہ جو رعایا سے بیخبر ہو۔ اور وہ عورت سے شیر و شکر ہو۔

ہمت پاشا۔ اے بزدل اور بے ایمان رعایا۔ تجکو کچھ خوف خدا نہ آیا جو یہ سفوبہ ٹھیرایا۔ اپنے بادشاہ سے منھہ پھرایا۔

باغی۔ کیا اوسکو کچھ خوف خدا نہ آیا (فطرت پاشا کیطرف اشارہ کرکے) جو جسنے اسکا مال اوڑایا۔

ہمت پاشا خاموش اے بزدل اور باغی رعایا خاموش۔

باغی۔ چپ اے لیگ مردار براور شغال چپ

ہمت پاشا۔ کا تلوار میان سے نکالکر جھپٹنا مگر زہرہ خانم اور شہزادہ اصغر کا آجانا۔ ہمت پاشا کو سمجھانا۔ ہمت پاشا کا تلوار روک لینا۔

زہرہ خانم۔ ہین ہین یہ کیا کرتے ہو کیون آپس مین لڑتے ہو۔

اصغر۔ پاشا جی جان جانے دیجئے۔ تلوار کو میان نہین کیجئے۔

باغی۔ بادشاہ کو ہم خواب غفلت سے جگائین گے۔ خاک ذلت پر بٹھائینگے۔ انکو تخت و تاج دلائین گے۔

زہرہ خانم۔ بیٹا ہین یہ کلمہ زبان سے نہ نکالو۔ اپنی زبان کو سنبھالو۔ میرا خیال کرو۔ دور ملال کرو۔

زہرہ خانم - مین وہان جاؤنگی، اونکو سمجھاؤنگی - یہان سے لے آؤنگی -
[قاصد کا پا بہ زنجیر آنا اور یہ گفتگو کرنا]

نامہ بر - حضور بادشاہ عالم نے یہ نوبت پہونچائی - میری یہ گت بنائی -
ملکہ زہرہ خانم - آخر تو نے کس جرم مین سزا پائی - کیون اونہون نے یہ تیری حالت بنائی؟
نامہ بر - جب مین نے آپ کا نامہ اشتیاق پہونچایا - تو حسینہ عالم کو سخت پیچ وتاب آیا - اوس نے بادشاہ کو بھڑکایا - بادشاہ نے اس حال کو پہونچایا -
ملکہ زہرہ خانم - افسوس صد افسوس اونہون نے میری خدمتون کی پرواہ کی میری الفت کی چاہ کی قاصد کو یہ حال بنایا میرے دل پر ظلم کا آرہ چلایا، اب مین وہان جاؤن اونکو سمجھاؤن -
[سب کا چلا جانا مرزا فطرت اور آصف کا رہجانا]
فطرت پاشا - کیون اے وفادار آصف، اسرار الفت کے کاشف اب جیت کسکی ہے اور ہار کسکی -
آصف - جیت حضور کی ہار دشمن بد فطرت کی -
فطرت پاشا - انشاء اللہ ہم رعایا کی بغاوت سے فائدہ اوٹھائینگے ونیا ملک، وانی پائینگے -

فطرت پاشا کا گانا نمبر ۹

لے آج اختر کرونا دور اسکا سرز ودتر جلد تر ہونڈ ہر - مین وہ ہون شبدیز ڈرتا ہے گو خر پاتا ہے جو خبر جاتا ہے جہان وہ مر

شعر

آصف بیگ - حضور آپ چلین جنگ کی تیاری کرین -

فطرت پاشا۔ پہلے تم جاؤ شہزادہ اصغر کا سر کاٹ لاؤ۔ اپنے کو انعام کا
مستحق بناؤ۔
آصف بیگ۔ بہت اچھا حضور مین جاتا ہون شہزادہ کا سر کاٹکر لاتا ہون۔ (دونوں کا
چلے جانا) اور اٹھاؤ پردہ بازار۔

باب پہلا۔ چوتھا سین

(شہزادہ اصغر کی خوابگاہ)

(دفعتاً شہزادہ اصغر کا خواب سے بیدار ہونا اور خود بخود یہ گنگنا کرنا)

اصغر پاشا۔ الہی یہ کیا خواب ہے۔ جسکے دیکھنے سے جان پر عذاب ہے
کلیجہ پہلو مین اوچھلتا ہے سینہ کوئی مسلتا ہے (یہ کہکر دم بخود ہو جانا)
آصف بیگ۔ شاہزادے یہ خواب نہین ہے۔ عالم بیداری ہے۔ تمہارے قتل
کی آج تیاری ہے۔
اصغر پاشا۔ کیون کس قصور پر؟
آصف بیگ۔ حکم حاکم مرگ مفاجات۔
شہزادہ اصغر۔ نہین نہین تم مجکو قتل نکرو۔ میرے خون سے دامن نہ بھرو۔
آصف بیگ۔ ہم آقا کا حکم بجا لائینگے۔ تیرا خون اس تیغ آبدار کو چٹائینگے۔
اصغر پاشا۔ میری جان بخشو۔ مجھکو یہان سے جانے دو (شہزادہ اصغر کا
جانیکا ارادہ کرنا)
آصف بیگ۔ نہین ہرگز نہین۔ (یہ کہکر شہزادہ کا ہاتھ پکڑ کر روکنا)
اصغر پاشا۔ کیا در اصل تم مجکو قتل کروگے۔ میرے خون سے دامن بھروگے۔
آصف بیگ۔ بیشک ہم تمکو قتل کرینگے۔
اصغر پاشا۔ نہین تم ایسا نکرو۔ مجھ غمگین کو دکھ نہ دو۔
آصف بیگ۔ چپ اے نادان اور ضدی لڑکے چپ۔

اصغر پاشا۔ اے کیا تمہیں میری اگلی خدمت یاد نہیں ہے۔

آصف بیگ۔ نہیں بالکل نہیں۔

اصغر پاشا۔ جب تم بیمار تھے تو میں تمہاری تیمارداری کرتا تھا۔ تمہاری خبرداری کرتا تھا۔ آصف بیگ کا تلوا ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جانا اور رات کرکے رہ جانا جب تم پانی مانگتے تھے تو میں تمکو پلاتا تھا۔ پھر دن تمہارا سر دباتا تھا۔

آصف بیگ کا اٹھ کر کے سر پکڑ لینا اور کھڑا ہو جانا۔ اگر ان خدمتوں کا یہی عوض ہے تو تم مجھکو قتل کرو میرے قتل پر مستعد ہو جاؤ۔

گانا نمبر ۱۰

کرو کرو قتل ابھی ذیشان ہان ہو مشکل آسان۔ لائق فائق۔ شائق عاشق تو۔
رہبر بہتر صادق تو۔ گردش سے تن خم ہے یہ اس آن۔

[شہزادہ کا سر جھکا لینا]

آصف بیگ۔ اے شہزادے اب یہاں سے گردن اوٹھاؤ۔ یہاں سے قدم بڑھاؤ۔ مگر خبردار اپنا اصلی نام کسیکو نہ بتانا۔ میرے کہنے کو نہ بھلانا۔ ورنہ پچھتاؤ گے مارا جائیگا۔

اصغر پاشا۔ تمہارا کہنا بجالاؤنگا۔ اپنا اصلی نام کسیکو نہ بتاؤنگا۔ (شہزادے کا جانیکا ارادہ کرنا آصف کا روکنا)

آصف بیگ۔ ٹھیر ٹھیر یہ زرین لباس اوتار۔ یہ فقیرانہ کپڑے زیب تن کر۔ اور یہاں سے جلد جا۔ تاکہ میں یہ کپڑے میں تیرے قتل کے ثبوت میں پیش کروں اور فطرت سے انعام لوں۔

[شہزادہ کا کل کپڑے اوتار کر دینا اور فقیرانہ کپڑے پہنکر راہ فرار لینا]

باب پہلا پانچوان سین

پردہ مکان

شکیلہ اور جمیلہ کا گانا نمبر ۱۱

ملا مرا پیا مہ لقا دلربا شکر یزدان ہو۔

عاشق خان و حریص خان۔ تجھسے کرونگا مین اب شادی۔ جاے گی اب بربادی۔

شکیلہ و جمیلہ۔ پایا ہے ساجنا۔ رسیلا۔ رنگیلا۔ چھبیلا۔ بنکا۔

عاشق خان و حریص خان۔ کرون قربان تو پہ ہر آن مین دل و جان۔ پورا ارمان شکر سبحان۔

شکیلہ و جمیلہ۔ تیری ساجنا ہو نہین دلہن دلکی دھڑکن۔ جاے دور حیرت ہو بھرپور

عاشق خان و حریص خان۔ حاصل ہو مین ہمکو کیا شادمانیان۔ خالق نے کی ہمپہ کیا مہربانیان۔

جودت آفندی

الحمد للہ میرے دونون داماد نوجوان ہین حسینونکی جان ہیچمدان ہین۔ بڑے دلیر ہین۔ سن و سمجھ مین بے ہمتا ہین۔ مروت مین یکتا ہین۔ غرضکہ ہمہ صفت موصوف ہین۔ بہت مشہور معروف ہین۔ اب انکا ہاتھ انسے ملاؤن۔ ان کا نکاح انسے پڑھاؤن۔

[جودت آفندی کا نکاح کا قصد کرنا دفعتاً اخلاص خان کا آجانا]

اخلاص خان۔ ٹھیرئیے ٹھیرئیے پہلے اس خط کو ملاحظہ فرمائیے۔ پھر انکو داماد بنائیے۔ (جودت آفندی کا خط پڑھکر برہم ہونا)

جودت آفندی۔ تم دونون ابہی چلے جاؤ اپنا سنحوس چہرہ نہ دکہاؤ کیونکہ ہمکو یہ شادی منظور نہین۔

عاشق خان وحریص خان آخر وجہ سبب جہت۔

جودت آفندی۔ بس چلے جاؤ فضول باتین نہ بناؤ۔ (عاشق خان وحریص خان کیطرف جودت آفندیکا لپکنا انکا بہاگ کر دور کہڑے ہونا)

عاشق خان وحریص خان۔ جبتک آپ اسکا سبب نہ بتائینگے ہم یہان سے نہین جائین گے۔

جودت آفندی۔ تلوار نکالکر لو جاتے ہو یا اڑادون سر ہٹا سا۔

[تلوار دیکہکر دونون کا وہانسے جلد جانا اور کہڑکیوں کے نیچے سر نکالکر انکی گفتگو سنا]

شکیلہ۔ میرے پیارے سے نہ چہڑاؤ۔ للہ اوسکو جلد بلاؤ۔ اوس سے مرا ہاتہ ملاؤ۔ تپ غم سے بچاؤ۔

عاشق خان۔ (کچھ سر نکالکر) دیکہو میری بی بی مجہے کیسا چاہتی ہے۔

جمیلہ۔ پیارے آبا۔ مجہپر ظلم نہ ڈہاؤ۔ میرے پیارے کو نہ بہگاؤ۔ بلاؤ بلاؤ۔ ارمان خاک مین نہ ملاؤ۔

حریص خان۔ دیکہو بہائی میری معشوق بہی مجہکو کیسی یاد کر رہی ہے۔ جیسے والدہ یاد کرتی ہون۔

جودت آفندی۔ اے میرے بیٹیو۔ خدا نے بہت اچہا کیا تمہارا ہاتہ مین نے انسے نہ ملایا۔

شکیلہ وجمیلہ۔ کیون

جودت آفندی۔ یہ کمبخت دونون بزدل ہین۔

شکیلہ۔ یہ کیسے آپنے جانا کہ یہ دونون بزدل ہین۔

جودت آفندی۔ لو یہ خط پڑہو۔

شکیلہ۔ (باآواز بلند خط پڑھنا۔) جودت آفندی کو معلوم ہو کہ تمہارے یہ دونون داماد بزدل اور کم ہمت ہین۔ اسلئے تم ایسے جوانمرد اور بہادر کو لازم نہین ہے کہ انکو اپنا داماد بناؤ۔ انکے ساتھ اپنی لڑکیونکی شادی رچاؤ۔

راقم تمہارا خیرخواہ محبت پناہ

جمیلہ۔ اے میرے عاشق خان۔ محبت نشان۔ اب مین تجھکو کہان پاؤن گی تجھکو کیسے گلے لگاؤن گی۔ (رونے لگی)

عاشق خان۔ پیاری مت رو مت رو مین تیرے قربان مت رو۔

شکیلہ۔ ہائے اللہ کیا ہوا۔ جو میرا پیارا چھوٹ گیا۔ اوسکا ساتھ ٹوٹ گیا۔ (رونے لگی)

حریص خان۔ دیکھو خدا کے واسطے مت رو۔ ورنہ تیرا عاشق مرجائیگا۔ فوراً جہان سے کوچ کر جائیگا۔

جودت آفندی۔ اب یہانسے چلو۔ گھر کا کاروبار دیکھو۔ رونا دھونا موقوف کرو۔ (شکیلہ و جمیلہ کا روتے ہوئے چلا جانا) (عاشق خان و حریص خان کا اسٹیج پر جانا)

حریص خان۔ دیکھئے کیسی حرامزادے کیا کھلا۔ جو چڑ گیا تھا وہی جھیلا۔

عاشق خان۔ بے شک ٹھیک۔

حریص خان۔ اب ہم تم جنگ زرگری دکھائین۔ اس بڈھے کو الو بنائین۔ اپنا مطلب پائین۔

عاشق خان۔ ضرور ایسا کیجے۔ اسکو آڑے ہاتھون لیجے۔

حریص خان۔ ہم تم اپنی تلوارین لائین۔ وار پہ وار چلائین۔ فن سپاہ گری دکھائین۔

عاشق خان۔ ارے یار یہ تو مجھسے نہ ہوگا۔ کہ مین تلوار چلاؤن۔ بموت مارا جاؤن۔

حریص خان - اگر تم ایسا کرو گے تو اپنی معشوقہ سے کبھی نہ ملو گے۔
عاشق خان۔ وصال ہونا ہو مگر بندہ کو معاف رکھئے۔ کیونکہ بندہ ہے نامرد۔
کم ہمت نہیں مرد۔
حریص خان - تم مجھکو گالی دینا سخت سست کہنا تلوار لیکر لپکنا۔ اور مجھکو
اوٹھا کر پھینکنا۔ پھر دیکھا جائیگا۔
عاشق خان۔ کہین مجھکو زخم لگجاے۔ یہی کھٹکا ہے تو پھر۔
حریص خان۔ یہ جنگ مصنوعی ہے۔ اس سے ڈرنا فضول ہے۔
عاشق خان۔ اگر یہ بات ہے تو بندہ موجود ہے۔
حریص خان - دیکھو وہ بڈہا آتا ہے۔ اپنے لڑکون کو بلاتا ہے۔ اب تلوار
لے آؤ۔ وار پہ وار چلاؤ۔ (تلوار لیکر دونون کا جنگ پر آمادہ ہونا)
عاشق خان۔ کیون بے تو نے مجھکو گالی کیون دی۔
حریص خان۔ کیون بے تو نے مجھکو دھکا کیون مارا۔
چودت آفندی۔ ٹھیرو ٹھیرو کیون لڑتے ہو۔ عاشق خان و حریص خان کا
ہاتھ پکڑ کر کبھی اس طرف گھسیٹنا کبھی اوس طرف گھسیٹنا غرضکہ تھوڑی دیر تک
یہی کھینچ تان۔ آخر بڈہے کا چھوڑ کر علیحدہ کھڑے ہو جاتا اور ہانپنا۔
حریص خان۔ مارنا ہی ہے
عاشق خان۔ سچ ہے سچ (تلوار کا چلنا شروع ہونا)
چودت آفندی۔ میرے دونون داماد و چاکر دوبین۔ خوشی مین فردین۔ مجھکو اور
جمیلہ کو سکتے کے عالم مین ہو جاتا بڈہے کا مرے تلاش اکر دینا اور دونون کے
بیچ مین ٹھیکر متعجب ہونا۔ عاشق خان کا حریص خان کو ٹپکنا۔ حریص خان کا
تلوار کھینچکر عاشق خان کو مار ڈالنا اور ادہ کرنا بڈہے کا آکر روکدینا۔
چودت آفندی۔ ذرا ٹھیرو۔
حریص خان۔ کیون ٹھیرین۔

جودت آفندی ۔ واقعی تم دونون بہادر ہو ۔ جواہرات فہمی و نادر ہو ۔ اسلئے مین تمہاری شادی اسنسے کرتا ہون ۔

حریص خان ۔ اگر تمہارا یہ ارادہ ہے تو ہم راضی ہین ۔

عاشق خان ۔ جی ہان ہم بہی راضی ہین ۔

جودت آفندی ۔ کا انسے ہاتہہ ملا دینا اور یہ شعر پڑہنا ؎

آئی گل سے ہے جبتک کہ باغین زینت
رہین ہمیشہ یہ خوش دون مثل بلبل کے

شکیلہ و جمیلہ گانا نمبر ۱۲

ہوا شادی دل شادمان ۔

حریص خان ۔ دلکی حسرت ہوئی میرے پوری ۔

عاشق خان ۔ شکر و احسان ہے شکر و احسان ۔

حریص خان ۔ پیاری تجہے مثل دلہن سجادون ۔

عاشق خان ۔ جوڑے تجہے اچہے اچہے پہنادون ۔

شکیلہ ۔ کی خدمت مین میرے گذرا ۔

جمیلہ ۔ مثل بلبل کے تم مجہپہ مرنا ۔

[یہ گا کر انکا چلا جانا ۔ پردہ اوٹہایا جانا ۔ خوابگاہ کا دکھلا وو جلسہ شراب نوشی ۔ دکھائی دینا]

باب پہلا چہٹا سین

خوابگاہ

سہیلیان گانا نمبر ۱۳

ہے شادے سرخ ناب شیشہ مین کبہی نہو یہ آلہی خراب شیشہ مین
پی لو پی لو یہ مے کی پیالیان ۔

ناچو سکھی سب ساتھ آ- می پلائیں ادائیں بنائیں تیاری- رہو فرحان- یونہیں ہر آن- سہ تابان گل خندان- ہرگز غم نہ کھاؤ- آرام چین پاؤ- تم یہ کون و مکان مین-

نشہ

اختر پاشا- واللہ شراب عجب چیز ہے- شادمانی اسکی ایک ادنی کنیز ہے-

حسینہ عالم- حضور اسکا پینے والا صاحب تمیز ہے- ہر دلعزیز ہے-

اختر پاشا- یہی وجہ ہے جو حکیموں نے اسکی تعریف کی ہے-

حسینہ عالم- حضور اگر شراب آفتاب ہے- تو پینے والا مہتاب ہے-

اختر پاشا- نہیں لاجواب ہے اب بھی انتخاب ہے-

حسینہ عالم- بجا ارشاد ہے- سچی روئداد ہے-

[دیکھیا ہے کہیڑت ملکہ زہرہ خانم کا گانا- وہین طبلہ وغیرہ کا بجنا اور ملکہ حسینہ عالم وغیرہ کا متعجب نظر آنا]

زہرہ خانم گانا نمبر ۱۴

پی تم مجھکو چھوڑ کر رہے یہانپہ آئے- جی آتا ہے یہی مرجاؤں کچھ کہا ہے- چین بلا سکھ چین سو تیان ہائے-

رہ رہ کے تن من گھبرائے کچھ نہ بہائے اکیت ہوں ہر دم سہم تھم نا رہین نکت جی- جب سے سیان پرس ہوئے- کون کروں ہائے-

نشہ

اختر پاشا- چوبدار-

چوبدار- حضور سرکار-

اختر پاشا یہ کون ہے-

چوبدار- یہ مظلومہ ہے- مبتلائے رنج و مصیبت ہے-

اختر پاشا- اچھا اوسکو یہان لے آؤ-

چوبدار- اچھا حضور مین ابھی لاتا ہوں- [یہ کہکر چوبدار کا جانا ملکہ کو لے آنا]

ملکہ زہرہ خانم گانا نمبر ۱۵

معلوم جو ہوتا مجھے انجام محبت
ہوتے سے کبھی لیتی نہ میں نام محبت

روٹھے سیاں کو کوئی منا دے ری۔ وا بن مجھکو چین نہ آوے۔ رہ رہ دل گھبرا آئے۔

نثر

حسینہ عالم۔ اے بیغیرت عورت تو کون ہے۔ کیوں یہاں آئی ہے۔ کیا لینا لائی ہے۔

زہرہ خانم۔ میں بیغیرت نہیں ہوں۔ بلکہ بے غیرت تو ہی ہے کہ جو غیر مرد پر مرتی ہے پیار و الفت کرتی ہے۔

اختر پاشا۔ کون ملکہ زہرہ خانم۔

زہرہ خانم۔ ہاں یہ وہی بدنصیب ملکہ ہے۔ کہ جسکو حضور جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ایک پل جدا نہ کرتے تھے۔

حسینہ عالم۔ تجھکو شرم نہ آئی جو تو نے یہ صورت دکھلائی۔

زہرہ خانم۔ میں اگر اپنے عزیز شوہر کے پاس آئی تو میں نے کیا بے حیائی۔

اختر پاشا۔ بیشک بے حیائی ہے۔ جو تو یہاں آئی ہے

زہرہ خانم۔ نہیں حضور بے حیائی نہیں۔ بلکہ بے حیائی یہ ہے کہ جو حضور مجھکو اس ناپاک عورت سے گالی دلواتے ہیں۔ میری عصمت میں بٹہ لگاتے ہیں

حسینہ خانم۔ میں ناپاک ہوں تیری طرح بیباک ہوں۔

ملکہ زہرہ خانم۔ بیشک تو چالاک ہے۔ دغاباز ہے اور ناپاک ہے۔

زہرہ خانم۔ چپ اے زبان دراز شیطانی عورت چپ۔

زہرہ خانم۔ حضور اسکا سبب۔

اختر پاشا۔ سبب یہ کہ تو میرے بے مرضی یہان آئی۔
زہرہ خانم۔ کیا اپنے شوہر کے پاس آنا گناہ ہے۔
اختر پاشا۔ بیشک گناہ ہے۔
زہرہ خانم۔ نہین حضور یہ غلط ہے۔
حسینہ عالم (دیکھئے یہ حضور کو جھٹلاتی ہے۔ حضور کو باتو نہین اوڑاتی ہے۔
اختر پاشا۔ عاشق خان یہان آؤ۔ اسکا سر گردن سے اُڑاؤ۔
عاشق خان۔ مین حضور کے حکم کی ابھی تعمیل کرتا ہون
(تلوار نکال کر ملکہ کیطرف بڑھنا)
زہرہ خانم۔ پیارے شوہر مجھکو قتل نکرو۔ کیونکہ مین تمہاری جیتی بی بی ہون تمہاری الفت مین ڈوبی ہوئی ہون۔ بے قصور ہون رنجور ہون (یہ کہکر ملکہ کا بادشاہ سے لپٹ جانا)
اختر پاشا۔ نہین نہین مین تمکو قتل نکرونگا۔ تیرے خون سے ہاتھ نہ بھرونگا
حسینہ عالم۔ (علیحدہ کھڑے ہوکر آہستہ سے) دیکھا اسکی باتون مین کیسا آگیا اب مین دام مکر بچھاؤن۔ اسکو مین قتل کراؤن۔ تب آرام پاؤن۔ (بادشاہ کے پاس جاکر) اے بیمروت اور بے وفا بادشاہ۔ کیا محبت کا یہی صلہ اگر محبت اسیکا نام ہے۔ تو اپنی تلوار سے میری گردن اتار مرا نام صفحہ ہستی سے مٹا۔ ورنہ اس زبان دراز اور چرب زبان عورت کا دم دخا کہین ملا۔ اگر تجھکو اس سے انکار ہے۔ تو میرے پاس چاقو تیار ہے۔ دیکھین گلہ ابھی کاٹتی ہون۔ سر کا بوجہ اتارتی ہون۔ (یہ کہکر ملکہ حسینہ عالم کا چاقو مارنیکا ارادہ کرنا اختر پاشا کا ہاتھ پکڑ لینا)
اختر پاشا۔ خبردار خبردار اے معشوق خبردار
حسینہ عالم۔ نہین مجھکو مرنے دو۔ زندگی سے گذرنے دو۔
اختر پاشا۔ خدا نکرے کہ تم مرو اور مین زندہ رہون کہ صدمہ سہون۔

حسینہ عالم ۔ کیا تمکو میری زندگی منظور نہیں

اختر پاشا ۔ ہان مجھکو منظور ہے ۔

حسینہ عالم ۔ تو آپ اسکا سر تن سے جدا کر دیجئے ۔

زہرہ خانم ۔ نہین کبھی نہین ۔

اختر پاشا ۔ بیشک تو قتل کے قابل ہے ۔

حسینہ عالم ۔ تو پھر آپکو کیون تامل ہے بسم اللہ کیجئے ۔ دیر کو راہ نہ دیجئے ۔

اختر پاشا ۔ مین اسکو ابھی قتل کرتا ہون (یہ کہکر ملکہ کا ہاتھ پکڑ لینا ملکہ کا دوزانو ہوکر گر پڑنا)

زہرہ خانم ۔ اے شوہر رحم خدا کیواسطے رحم ۔

اختر پاشا ۔ نہین ہرگز نہین ۔

زہرہ خانم ۔ اگر تم مجھ بیگناہ پر ہاتھ اٹھاؤ گے تو ہمیشہ پچھتاؤ گے ۔ کف افسوس ملوگے ۔ ملول رہوگے ۔

اختر پاشا ۔ تیرے قتل سے دل شاد ہوگا ۔ گھر آباد ہوگا ۔

ملکہ زہرہ خانم ۔ اگر آپکا یہ خیال ہے تو گردن اڑائیے ۔ تاخیر نفرمائیے (ملکہ کا گردن جھکا دینا ۔ اختر پاشا کا بھرے ہوئے طپنچہ کا فیر کرنا ملکہ کا آہ کرکے گر جانا تڑپ کر جان دینا ۔

چوبدار ۔ حضور روم سے ایک مخبر آیا ہے کوئی زبانی پیغام لایا ہے

اختر پاشا ۔ اچھا جاؤ خبر لاؤ (چوبدار کا اسکو بلا لانا)

رانی معتبر ۔ حضور غضب ہوگیا ۔ ستم ہوگیا ۔ غم کا پہاڑ ٹوٹ گیا ۔ رشتہ حیات ٹوٹ گیا ۔

اختر پاشا ۔ کیا غضب ہوا ۔ کیا ستم ہوا ۔ خلاصہ بیانکر ۔

رانی معتبر ۔ حضور شاہزادہ اصغر کو دشمنون نے مار ڈالا ۔

اختر پاشا ۔ کب ۔

رانی معتبر ۔ ابھی چند روز ہوئے ۔

اختر پاشا۔ افسوس کہ مین دنیا مین اب اکیلا رہ گیا۔ وارث تخت و تاج دغا دیگیا۔ میری زندگی کی آس ٹوٹ گئی۔ امید کی کشتی چھوٹ گئی یہ کہکر اختر پاشا کا لڑکھڑا کر گر جانا۔ پہلے ڈراپ کا اختتام ہو جانا۔

باب دوسرا پہلا سین

[اختر پاشا کا اپنے فرزند کے قاتلونکی کھوج مین روم آنا اور جنگلی لباس مین دکھلائی دینا]

اختر پاشا

افسوس صد افسوس کہ میری آرزو پامال ہوگئی۔ میری تمنا خاک مین ملگئی۔ میرا فرزند دنیا سے کوچ کر گیا میرے سینہ پر غم کی سل دہر گیا۔ اب مین قاتلون کا پتہ لگاؤنگا تب آرام چین پاؤنگا۔

فطرت پاشا کیطرف مخاطب ہوکر

مگر یہ تمہاری اور ہمت پاشا کی غفلت کا سبب ہے جو میرا نور نظر مارا گیا اوسکا سر اتارا گیا۔

فطرت پاشا حضور مین بیقصور ہون۔

اختر پاشا۔ آخر قصوروار کون ہے۔

فطرت۔ حضور کے بھائی ہمت پاشا جبروت دہوتا۔

اختر۔ کیا اوسی کمبخت نے اوس کو جان سے مارا ہے۔ موت کے گہاٹ اوتارا ہے۔

فطرت۔ جی ہان۔

اختر پاشا۔ کیا یہ سچ ہے۔

فطرت ۔ حضور بالکل صحیح ہے۔
اختر پاشا۔ اگر یہ صحیح ہے تو میں اس تیغ آبدار سے اس کو جہنم واصل کروں گا۔
فطرت ۔ ضرور ایسا کیجئے گا کہ لوگوں کو عبرت ہو۔ حضور کی شہرت ہو۔

اختر پاشا

چھوڑوں اوسے زندہ تو میرے نام پہ لعنت
دن میں اگر آرام تو آرام پہ ... لعنت

فطرت سے

اب تم بھی مجھکو معاف فرماؤ اور اپنی شادی کسی دوسرے سے رچاؤ۔
فطرت پاشا۔ حضور فرض سے منہ نہ موڑیے ایک بیکس کی آس نہ توڑیے۔
اختر پاشا۔ خیر مرضی ہر اور از ہمہ تر۔

فطرت پاشا

دیوان عام تک حضور تکلیف فرمائیں۔ مجھ ناچیز کو ممنون احسان بنائیں۔
اختر پاشا۔ اچھا چلو۔

[سب کا چلا جانا]

باب دوسرا دوسرا سین

[سجا ہوا دیوان عام]

(بادشاہ کا زریں لباس میں نظر آنا)

سہیلیوں کا گانا نمبر ۱۶

شاہ آئے شاہ آئے شکر سبحان۔
ٹھنڈے ٹھنڈے جی سے دعائیں دیں سکھیاں یہ ساریاں۔
ہوئے ہمیشہ فضل یزدان تجھپہ یہ ہر آن میرے ذیشان۔

... دولت والے۔ پاؤ عشرت دل ہو شادان جی ہو

... حضور قاضی صاحب در دولت پہ حاضر ہیں۔ اجازت کے منتظر ہیں۔

فطرت پاشا جاؤ انکو لے آؤ۔ (چوبدار کا قاضی صاحب کو لے آنا)

قاضی۔ السلام علیکم۔

اختر پاشا۔ علیکم السلام۔

فطرت پاشا۔ حضور کی اجازت پاؤں تو ملکہ کو بلاؤں

اختر پاشا۔ بہت بہتر ہے بلاؤنا۔

فطرت پاشا چوبدار جاؤ ملکہ کو لے آؤ۔

چوبدار۔ بہت بہتر ہے حضور۔

(ملکہ کا مع سہیلیوں کے آنا)

[بحکم فطرت پاشا قاضی صاحب کا نکاح پڑھانا اور دونوں کا ہاتھ ملانا]

سہیلیوں کا گانا نمبر ۱۷

گاؤ گاؤ مبارکباد یان۔ چل بل تباؤ پیاری باہم کرو دل شادیان۔

رکھیو پورا دھیان گیان۔ او نچے سر مین لوتان۔ باری باری۔

سکھیان کرو خوشیان۔ آؤ آؤ پیاری دلاری ہو سیان

گاؤ ہماری ساری

سہیلی۔ نویلی ہٹیلی۔ کٹیلی۔ باری باری ہو قربان۔

[شادی کا اختتام پان چھوارے وغیرہ لٹایا جانا اور قاضی جی کو انعام شالہ وغیرہ وغیرہ]

سہیلیو نکیطرف مخاطب ہوکر۔ احباب کوئی خوشی کا گانا گاؤ۔ اپنا کمال دکھلاؤ۔

سہیلیوں کا گانا نمبر ۱۸

شادی و جشن سزاوار مبارک ہووے
آج شہزادے کا دیدار مبارک ہووے

جم گیا دل پہ کسی شوخ ستمگار کا رنگ ۔۔ سرو قد غنچہ دہن آئینہ رخسار کا رنگ
دو قدم چلکے کیا تو نے ہر اک دل غارت — دشمن جان جہان ہے تری رفتار کا رنگ
فتنۂ حشر نے سیکھی تری آفت کی روش — گردش چرخ نے سیکھا تری رفتار کا رنگ
اپنی رنگت پہ جو گلزار میں پھولا ہے گلاب — اوسنے دیکھا نہیں شاید تری رخسار کا رنگ

دم نظارہ جھپک جاتی ہیں آنکھیں کیا کیا
اک بھبوکا ہے ترے روئے پر انوار کا رنگ

اختر پاشا۔ اچھا اب مابدولت جاتے ہیں۔
فطرت پاشا۔ بہت بہتر ہے حضور اب تشریف لیجائیے۔

(اختر پاشا کا مع ملکہ و ارکان سلطنت کے تشریف لیجانا صرف فطرت اور چوبدار کا رہجانا)

فطرت پاشا۔ چوبدار کیطرف مخاطب ہوکر۔ تم جاؤ ہمارے سپاہیونکو لے آؤ۔
چوبدار۔ بہت اچھا سرکار میں ابھی انکو لیے آتا ہوں۔

(چوبدار کا جاکر اونکو لے آنا)

سپاہی۔ ارشاد فرمائیے ہم بسر و چشم حاضر ہیں۔
فطرت پاشا۔ یہ تم کو معلوم ہے کہ آج نازپرور کی شادی ہوگئی۔ اوس کی خانہ آبادی ہوگئی۔
سپاہی۔ ہاں حضور ہمیں یہ معلوم ہے خدا مبارک کرے
فطرت پاشا۔ مبارک نہیں بلکہ غارت کرے
سپاہی۔ حضور کیوں
فطرت پاشا۔ یہ تمکو معلوم ہے کہ جو ملک وہاں کسکا ہے۔

سپاہی حضور کا
فطرت پاشا تو اب مجھکو واپس ملنا چاہیے یا نہیں
سپاہی ۔ ضرور واپس ملنا چاہیے ۔
فطرت پاشا ۔ اچھا اسکی واپسی کیصورت یہی ہے کہ تم یہان سے جاؤ ۔
اختر پاشا کو جہان پاؤ ۔ گرفتار کر لاؤ ۔ انعام پاؤ ۔
سپاہی ۔ بہت اچھا حضور اب ہم جاتے ہین ۔ وام تذویر بچھاتے ہین ۔
اسکو پھنساتے ہین ۔
فطرت پاشا ۔ آفرین بادرین بہت مردانہ تو ۔
(سب کا چلا جانا)

باب دوسرا تیسرا سین

[حسینہ عالم کا بحالت بیقراری یہ گانا]

گانا نمبر ۱۹

نہین ہم رنگیلا سجیلا رے ۔
پیرا غم سے ہوا رنگ پیلا ۔
ہائے نہین پاے ری جوبن کیلا ۔
سن سو ہین دو دو رشین کرو نا حیلہ ۔
چھوڑ کے مجھکو یہانسے مدارے پیارے ۔
پہلے ہرگز تو نہین طور تمہارے پیارے ۔
سیکھی ہین تمنے نئے اب یہ اشارے پیارے ۔
دل گھبرائے آیا بہائی سکھی ری ہیگار اکیلا ۔

سہلیون کا گانا نمبر ۲۰

کاسے روٹھی کھڑی ۔ ساجن تمہارے آئین گے ۔

دل نہ کڑہا۔ ذرا مان میرا کہا کرنہ آہ و بکا سخت گرڑے نہ ہے نجائینگے۔
تھام لے تو جگر تہام سے تو تو جگر آہ نالہ نکراسے گل خوب تر خود آئینگے
یادہ بلا ئین سے گے۔

نشہ

حسینہ عالم۔ وہ ہرگز نہین آئینگے۔ مجھ بد نصیب کو یونہین جلائینگے۔
۱۔ سہیلی۔ بیگم اتنا نہ گھبراؤ۔ سیر و تفریح سے دل بہلاؤ۔ انشاء اللہ بادشاہ سلامت ضرور آئینگے۔ اپنے دیدار سے شاد کام فرمائینگے۔
۲۔ سہیلی۔ حضور روم سے ایک قاصد آیا ہے۔ مین نے باہر ٹھیرایا ہے حکم ہو تو جاؤن بلالاؤن۔
حسینہ عالم۔ اچھا جاؤ لے آؤ۔

[سہیلی کا جانا قاصد کا لے آنا]

قاصد۔ اگر حکم پاؤن تو کچھ عرض سناؤن۔
حسینہ عالم۔ بےخوف و خطر بیان کرو۔ ہرگز نہ ڈرو۔
قاصد۔ آپ نا حق بادشاہ کے ہجر مین بیقرار ہین۔ ہمیشہ اشکبار ہین۔
بیقراری آہ وزاری ہے عبث۔
رات کو اختر شماری ہے عبث
صدمۂ جانسوز ہے بے فائدہ
یہ ہمیشہ اشکباری ہے عبث
حسینہ عالم۔ نیک اور وفادار عورت وہی ہے کہ جو اپنے شوہر کی یاد نہ بھلائے ہمیشہ اسکا ذکر زبان پر لائے۔
قاصد۔ مگر شوہر اوسکی یاد بھلائے۔
حسینہ عالم۔ اسکا خیال نہ لائیے۔
قاصد۔ مگر جب وہ دوسری شادی رچائے۔ اپنی وفادار عورت کی یاد بھلائے

تو کیا کیا جائے "

حسینہ عالم - صبر افسوس رنج -

قاصد - حضور اب صبر کیجئے یا رنج - مینے بادشاہ سلامت نے حضور کی یاد بھلائی - فطرت کی بہن کی شادی رچائی مراد اپنی پائی -

حسینہ عالم - کیا یہ سچ ہے -

قاصد - جی ہاں یہ سچ ہے -

حسینہ عالم - کیا وہ خوبصورت ہے -

قاصد - نہین حضور وہ بدصورت ہے -

حسینہ عالم - کیا وہ نازک اندام ہے -

قاصد - مجھے اسمین کلام ہے -

حسینہ عالم - کیا اوسکے لنبے بال ہین -

قاصد - بال کیا بال ہین -

حسینہ عالم - کیا وہ آہو چشم ہے -

قاصد - نہ وہ آہو چشم ہے نہ جادو نگاہ -

حسینہ عالم - کیا اوسکی صراحی دار گردن ہے -

قاصد - نہین کوتاہ گردن تنگ پیشانی ہے یہی اوسکی نشانی ہے -

حسینہ عالم - کیا اوسکے رخسارے سرخ و سفید ہین -

قاصد - نہین حضور زرد ہین - آلو وہ گرد ہین -

حسینہ عالم - کیا اوسکی ناک ستوان ہے -

قاصد - ناک کا قصہ پاک ہے - یعنی وہ چپٹی ہے - اندر کیطرف بیٹھی ہے -

حسینہ عالم - اگر اُسکا یہی حلیہ ہے جو تونے تبلایا ہے تو مین اپنے شوہر کو لے اوڑونگی - اس مردار کو ہونہن فراق مین جلاؤنگی - کراؤنگی -

(چلا جانا)

باب دوسرا۔ چوتھا سین

خوابگاہ

شکیلہ گانا نمبر ۲۱

نردو میری بہنا مان میرا کہنا پیا تیرا آئیگا۔
آئیگا پیا تیرا آئیگا دل بہلائیگا من سمجھائے گا۔

جمیلہ۔ میری قسم۔
شکیلہ۔ تیری قسم۔
جمیلہ۔ ہان آؤ آؤ بیوفا ست ترساؤ یا کلپاؤ مکھ دکھلاؤ۔ ترین بناؤ۔
شکیلہ۔ پیا تیرا آئیگا۔

نثر

جمیلہ۔ نہین وہ اب نہین آئینگے۔
شکیلہ۔ نہین وہ ضرور آئینگے۔
جمیلہ۔ دیکھو نہین وہ کون آرہا ہے۔
شکیلہ۔ شاید تمہارے شوہر تشریف لاتے ہین۔
جمیلہ۔ اچھا مین اس پلنگ پر آرام کرتی ہون۔
شکیلہ۔ نہین مین بھی چھپی جاتی ہون۔

(نکھوای کی آڑ مین چھپ جانا)

(دہ ریس خان کا منھ پہ نقاب ڈالکر آنا)

جمیلہ۔ مین تمہارے مرحوم شوہر کی روح ہون۔ اور بہت عذاب مین مبتلا ہون تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تم اپنے شوہر کی یاد بھلاؤ۔ خان نا سے نکل

پڑھاؤ۔ سوگ جاؤ۔ کیونکہ وہ تمہارے مرحوم شوہر کا دوست ہے اور تم کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تمکو اوسکی قدر کرنا چاہیے۔

جمیلہ۔ کیا عاشق خان بیچارا دنیا سے سدہارا۔

حریص خان۔ ہان وہ بیچارے فوت ہو گئے۔

جمیلہ۔ کب۔

حریص خان۔ ابھی چند روز ہوئے۔

شکیلہ۔ کچھ سر کا لکر دہ ہو گیا۔ اور تو زندہ رہ گیا۔ شیر مین تیری رگ رگ بادہ کر تو بھی یاد کرے۔

عاشق خان۔ حریص خان سے ضرور نکاح پڑہوائیے۔

جمیلہ آج مین اپنی ہمشیر سے اس کا ذکر کرون گی۔ کل تم کو اس کا جواب دون گی۔

حریص خان۔ بہن اوس سے کبھی یہ ذکر نہ کرنا۔

(یہ کہکر آہستہ آہستہ چلا جاتا)

شکیلہ۔ کیون بہن یہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ذات شریف ہین۔

جمیلہ۔ پیاری ہمشیر یہ میرے پیارے شوہر کی روح ہے۔

شکیلہ۔ یہ تمہارے شوہر کی روح نہین ہے۔ بلکہ تمہارے بہنوئی کا جنازہ ہے۔

جمیلہ۔ کیا وہ میرے پیارے شوہر کی روح بنکر مجھکو دھوکا دینے آئی تھی"

شکیلہ۔ ہان"

جمیلہ۔ اچھا اب مین پولیس مین جاکر رپورٹ کرتی ہون اور ۲۰ ہم تعزیرات ہند مین چالان کراتی ہون۔ اسکو پھنساتی ہون۔

شکیلہ۔ پولیس مین ضرور اس امر کی رپورٹ کیجاسے تاکہ وہ اس کا خمیازہ

اوٹھانے دو۔

جمیلہ - گانا نمبر ۲۲

کبھی دم مین تیرے مین آؤ نگی تیری باتون سے گہاتون سے ہون آگاہ
کبھی تیری بوسہ پہ میٹھر دے نقصان دونون جگ مین کبھی رہے انکا
ناکمیان۔

[جمیلہ کا چلا جانا چند منٹ کے بعد واپس آنا
اوسکے اصلی شوہر کا عزیدار مکالمہ]

عاشق خان۔ (منہ پر نقاب ڈالے ہوے) پیاری جمیلہ تم کہان ہو آؤ۔ دیدار
دکہلاؤ مت ترساؤ۔

جمیلہ کیون اب پہر آگئے۔

عاشق خان۔ جی ہان۔

جمیلہ۔ اب بہتر یہی ہے کہ تم چلے جاؤ۔

عاشق خان۔ آخر کیون چلا جاؤن۔

جمیلہ۔ تمہاری دغا بازی اب کام نہ آیگی۔

عاشق خان۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

جمیلہ۔ چپ جعلساز دغا باز کون ہے۔

عاشق خان۔ مین تو کون ہے۔

جمیلہ۔ ان تو کون ہے۔

عاشق خان۔ چلو اب مذاق ہوگیا۔ یہان آؤ ایک بوسہ دلواؤ۔

جمیلہ اگر بوسہ کا نام لوگے جوتیان کہاؤگے۔ سر کھجلاؤگے۔

عاشق خان۔ ~~

غمزہ سہی ادا سہی چین بر جبین سہی
سب کچھ سہی پر ایک نہین کی نہین سہی

جمیلہ - اچھا اب مین جاتی ہون - پولیس کو لاتی ہون - مشکین بندھواتی ہون -

(جمیلہ کا چلا جانا)

عاشق خان - میری بی بی مجھکو آزماتی ہے - باتون مین اڑاتی ہے - خیر مین اس پلنگ پر سو جاؤن خراٹے لگاؤن - جب وہ آئیگی - تو مجھے اوٹھائیگی پھر مین اپنے پکو کام مین لاؤنگا - اوسکو خوب ستاؤنگا -

(عاشق خان کا سو جانا اور حریص خان کا آنا)

حریص خان - پیاری جمیلہ مین تکو پھر سمجھانے آیا ہون کہ تو عاشق خان سے نکاح پڑھا کر مجھکو شاد کام کر - اس کار خیر کا نیک انجام کر -

عاشق خان - یہ کون ہے جو میری روح لیکر یہان آیا ہے - اچھا مین سمجھہ گیا خیر دیکھا جائیگا - بچہ (دوپٹہ کے اندر منہ کر کے زنانی آواز مین) مجھکو تمسے نکاح منظور ہے - مگر تم مجھے کب نکاح کروگے کب میرا ہاتھہ مین ہاتھہ لوگے -

حریص خان - آجکے چوتھے روز -

جمیلہ - اچھا اب تم جاؤ مگر آجکے چوتھے روز ضرور آنا -

حریص خان - بہت بہتر ہے مین جاتا ہون -

(حریص خان کا جانیکا ارادہ کرنا جمعدار پولیس کا آکر روکنا)

جمعدار - ذرا ٹھیرو کیا تم عاشق خانکی روح ہو -

حریص خان - ہان مین اوسی نیکبخت کی روح ہون -

جمعدار - سپاہیو - اسکو گرفتار کرو - اسکے ہاتھہ مین ہتکڑی بھرو -

(سپاہیونکا گرفتار کر لینا)

حریص خان - ابھی کیون مجھے گرفتار کرایا - کیون مجھکو کلپایا -

جمعدار۔ (اسکی نقاب اٹھاکر) اس قصور پر۔ حریص خان کا گردن جھکا لینا سپاہیون سے مخاطب ہوکر۔ اچھا اب اسکو جیل کی ہوا کھلاؤ۔ یہان لیجاؤ۔

جمیلہ۔ جمعدار صاحب آپ اسکا قصور معاف کرین۔ اسکی طرف سے دل صاف کرین کیونکہ یہ بے قصور ہے۔

جمعدار۔ یہ بے قصور نہین ہے بلکہ ملزم ہے۔ اسکی گرفتاری لازم ہے۔

جمیلہ۔ جناب یہ کام اسنے میری صلاح سے کیا تھا۔

جمعدار۔ خلاصہ بیان کرو کہ ہم غور کرین۔

جمیلہ۔ ہم نے یہ کام اسلئے کیا تھا کہ حیران ہو پریشان ہو۔ خفت اوٹھاے شرط پوری ہوجاے۔

جمعدار۔ کیا آپس مین ایکدوسرے کا یہ معاہدہ تھا کہ جب موقع آے ایک دوسرے کو خفیف کیا جاے۔

عاشق خان کیطرف اشارہ کرکے۔ جی ہان انکا یہی اقرار تھا۔ یہی قول و پیمان تھا۔

جمعدار۔ سپاہیو اسکو چھوڑدو۔ (سپاہیون کا چھوڑ دینا)

جمیلہ۔ شکیلہ سے۔ اے یہ کون ہے۔

شکیلہ۔ بہن مین کیا جانون۔

جمیلہ۔ جمعدار صاحب ذرا اسکو جگائیے۔ یہان سونیکا سبب دریافت فرمائیے۔

جمعدار سپاہیون سے۔ اسکو اٹھاؤ۔

سپاہی عاشق خان سے۔ یہان آؤ۔ یہان آنیکا سبب بتلاؤ۔

عاشق خان۔ یہ میرا مکان ہے۔

جمیلہ۔ لو ایک نہ شد دو شد۔

جمعدار۔ (نقاب اوٹھاکر) کیا یہ تیرا مکان ہے۔ (پہچانکر) سپاہیو اسکو فوراً پکڑ لو۔ کیونکہ یہ اشتہاری ہے۔ ملزم فراری ہے۔

جمیلہ۔ کیا تم ہو؟
عاشق خان۔ جی ہان وہی آپکا جان نثار ہے۔ افسوس کہ مجھسے بڑی غلطی ہوئی۔
جمعدار۔ ملزم کیطرف مخاطب ہوکر۔ اچھا اب اسکو زندان خانہ لیجاؤ اور پہرہ کا بیجا ہنیکا ارادہ کرنا۔ انسپکٹر پولیس کا آکر روکنا۔
انسپکٹر۔ ذرا ٹھیرو شاہ عالم پناہ نے اسکا قصور معاف فرمایا ہے اسکو اپنے پاس بلوایا ہے۔
جمعدار۔ بہت اچھا حضور میں اسکو رہا کرتا ہوں۔
(ملزم کو چھوڑ دینا)
[سب کا چلا جانا] [صرف جمیلہ اور عاشق خان کا رہجانا]

عاشق خان کا یہ گانا نمبر ۲۳

کہنے دیتی نہین کچھ شرم سے محبت تیری
لب پہ رہ جاتی ہے آ آ کے شکایت تیری

پیاپیاری کو اچھی بلاسے بیران
شان پیاری ان سہاری ہے دلداری ساری جان واروں ہجران کامکار ہون نامدار ہون۔ مین نثار ہون۔ مہربان ہون۔ خوش بیان ہون۔ دلستان ہون۔ فصل بہار ہون جان ومال صدقہ کرکے ان۔
[ان دونون کی ایک ہی قسم کی پوشاک ہو کہ جسمین ایک کا دوسرے پر دھوکا ہو سکے]

باب دوسرا پانچوان سین

راستہ

[اختر پاشا کا بطرف پاشا کی بغاوت کا حال سنکر دوڑکے

قتل پر آمادہ ہو جانا اور اسکی ہمشیرہ ناز پرور کا
اوسکی سفارش کرنا]

ملکہ ناز پرور کا گانا نمبر ۲۴

مورے پیارے ساجنوا عرض تو میری مان۔ مین جاؤن قربان۔
میرا بھائی ناسزائی سے بڑا ہے۔ بخشدے اوسکی جان۔
چھوڑ دے قتل کا دہیان۔ مین انونگی احسان۔
وہ بیچارا دکھ کا مارا راہ مارا ہے ہمارا وہی امان۔
انون تکی گئو اسیر اکہتی ہون رو کر عاجز ہو کر دن ہین نہ

نثر

اختر پاشا۔ تم اوسکی سفارش نکرو۔ اپنا سر قدمون پر نہ دھرو۔ کیونکہ اوسکا قصور معاف نہوگا۔ اوسکیطرف دل صاف نہوگا۔
کمبخت فطرت بے غیرت تجھے شرم نہ آئی۔ جو میری جہان پر شمشیر تیز چلائی خیر دیکھا جائیگا۔ جب تک یہ نیزہ تیرا سر نہ اڑائیگا آرام وچین نہ پائیگا۔
ناز پرور۔ نہین حضور ایسا نکیجیگا۔ میرے بھائی کو ایذا نہ دیجیے گا۔
اختر پاشا۔ چپ اے ضدی اور ہٹیلی ملکہ چپ
ناز پرور۔ نہین حضور رحم رحم رحم رحم۔
اختر پاشا۔ کمبخت ایسا بغاوت پر آمادہ۔ لڑائی کا دلدادہ ہے۔ خیر دیدہ خواہد شد انشاء اللہ وہ مزا چکھاؤن کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔۔ خرمستی نہ دکھائے۔
ناز پرور۔ اگر آپ کا حکم ہو تو مین جاؤن۔ اوسکو سمجھاؤن۔ یہان لاؤن۔
آپکے قدمون پر گراؤن
اختر پاشا۔ اچھا جاؤ۔ اوسکو سمجھاؤ۔
(ملکہ کا چلا جانا بادشاہ کا خاموش کھڑا ہو جانا ملکہ حسینہ عالم کا آنا بادشاہ کو بلانا)

حسینہ عالم۔ پاس جاکر تسلیمات عرض ہے۔

اختر پاشا۔ چونکنا ہوکر۔

اخاہ تم کہان۔

حسینہ عالم وہین جہان حضور ہین۔

اختر پاشا۔ کہو مزاج تو اچھا ہے۔

حسینہ عالم۔ حضور طبیعت نا درست ہے چہرہ سست ہے۔

اختر پاشا کیون۔

حسینہ عالم۔ حضور کے فراق کے باعث۔

اختر پاشا۔ اچھا اب محلین جاکر آرام فرماؤ۔ سفر کی صعوبت مٹاؤ۔

حسینہ عالم۔ حضور اب مکان تشریف لیچلیں۔ فضول دیر نکرین۔

اختر پاشا۔ بہت اچھا چلو

حسینہ کا گانا نمبر ۴۵

دیکھی صورت تمہاری مہ ذیشان۔ صدمہ شب غم کا تیری ادا پہ دل قربان ہے۔

کرون صدقہ مین جان۔ ہون نیاز ہر امان۔

آؤ آؤ موہن نگیلے کرونا چیلے۔ خوش ہون سب تمکو پاکے یہان آکے ان۔

[شکیلہ اور مشتاق کا مرزا اوڑانا اور حریص خان کا یکایک آجانا]

باب دوسرا چھٹا سین

مشتاق۔ آہستہ سے افسوس میرا پٹا۔

حریص خان۔ تم کون ہو۔

مشتاق۔ مین قابض ارواح ہون۔

حریص خان۔ یہاں کیوں آئے ہو۔
مشتاق۔ تمہاری روح قبض کرنے کے لئے۔
حریص خان۔ آخر میرے بچنے کی کوئی شکل ہے۔
مشتاق۔ صرف ایک۔
حریص خان۔ وہ کیا۔
مشتاق۔ یہی تم میرے پاؤں پڑو۔ میرے قدموں پر سر رکھو تو میں تمہاری جان بخشوں۔
حریص خان۔ اچھا میں تمہارے پاؤں پڑتا ہوں۔ تمہارے قدموں پر سر رکھتا ہوں لو میری جان بخشو (یہ کہکر پاؤں پر سر رکھدیا)
[illegible] مشتاق کا شہر جاتا۔ کیا آپ قابض ارواح ہیں۔
مشتاق۔ کیا آپکو ابھی شک ہے
حریص خان۔ اب کچھ شک ہے۔
مشتاق۔ تو شک کی دوا کیجئے۔
حریص خان۔ ہاں کرتا ہوں۔
(یہ کہکر حریص خان کا پھر اینٹھ کرنا مشتاق کا موقع پاکر راہ فرار لینا۔ اور حریص خان کا اپنی بیوی سے مخاطب ہوکر کہنا)
وہ کہاں گیا
شکیلہ۔ میں کیا جانوں کہ کہاں گیا۔
حریص خان۔ کیا تو نہیں بتائیگی۔ بتاؤں تو میں جب کہ جب معلوم ہو۔
حریص خان۔ اچھا نہ بتا۔ (یہ کہکر حریص خان کا ایک منصبدار کو لا لا کے ہاتھ پاؤں باندھنا اور بیچ اوڑ کر ابھی پاس ہی بٹھا دینا۔ اور خود پلنگ پر چادر اوڑھ کر سو جانا)
خواجہ سرا۔ یہ کیسی ہوئی اکڑ۔ بیاہی
شکیلہ۔ کیا ہے۔

خواجہ سرا۔ بی بی وہ کھڑے ہیں۔

شکیلہ۔ کون۔

خواجہ سرا۔ تمہارے مشتاق جمال۔

شکیلہ۔ (چھپر سے ہٹاکر)

مشتاق ہے میری حالت تو دیکھ۔

خواجہ سرا۔ ہے ہے یہ کیا ہوا۔

شکیلہ۔ اس موئے نے میری یہ گت بنائی ہے اللہ غارت کرے۔

حریص خان۔ چپ چاپ کھڑا ہوکر (دونوں کا خاموش رہ جانا]

خواجہ سرا۔ لے بے میں تمہارے ہاتھ کھولے دیتا ہوں۔ اور تمہاری جگہ
میں بندھا جاتا ہوں۔ تم جاؤ ان سے مل کر جلد آؤ۔

(خواجہ سرا کا کھول دینا۔ شکیلہ کی جگہ آپ بندھ جانا۔ شکیلہ کا دوپٹہ
اوڑھ کر آپ چلا جانا خواجہ سرا کا یہ کہنا]

اتنے میں الکان ہو گئی۔

حریص خان۔ میں نے حرامزادی سے کہا تھا کہ تو خاموش رہ مگر خاموش نہیں
رہتی ہے بک بک کیے جاتی ہے۔ اب میں تجھکو اس گستاخی کی سزا دیتا ہوں۔
اور تیری ناک کاٹ لیتا ہوں۔

حریص خاں کا غضبناک ہوکر اٹھنا۔ خواجہ سرا کی دوپٹے کے اندر سے ناک کاٹ لینا
اور سو جانا خواجہ سرا کا آہستہ آہستہ اف اف کرنا۔

(شکیلہ کا آکر اسکو کھول دینا اور خواجہ سرا کا اسکو باندھ
دینا۔ (یعنی شکیلہ کو)]

خواجہ سرا۔ بی بی میری ناک کٹ گئی۔ اور میں دنیا میں نکٹا ہو گیا افسوس ہے کہکر
چلا جانا۔

حریص خان۔ شکیلہ سے کیوں تو نے اپنی بدکاری کی سزا پائی۔

شکیلہ۔ مین تو بدکار نہین ہون۔
حریص خان۔ ہان تو بڑی پارسا ہے۔ عفت شعار و باحیا ہے۔
شکیلہ۔ اے اللہ اگر مین بدکار نہین ہون تو میری ناک مجھکو واپس دے اور میرے دشمن سے بدلے لے۔ ورنہ مجھکو دنیا سے اوٹھا۔ میرا نام مٹا۔
حریص خان۔ ہان ناک تجھکو ضرور واپس ملیگی۔
شکیلہ۔ میرے ہاتھ پاؤن کہول اور قدرت حق دیکھہ۔
حریص خان۔ کا ہاتھہ پاؤن کہولدینا اور متحیر ہوکر دیکھنا۔
حریص خان۔ بی بی دراصل پارسا ہو۔ عفت شعار و باحیا ہو۔ میرا قصور معاف کرو۔ مجھسے دل صاف کرو۔
شکیلہ۔ اچھا! تو کبھی بدگمان نہو گے۔
حریص خان۔ بی بی اگر اب مین دیکھہ بھی لونگا تو کبھی بدگمان نہونگا۔
(دونون کا چلا جانا)
[گراؤ پردہ جنگل]

باب دوسرا ساتوان سین
جنگل

شہزادہ اصغر (جنگل کیطرف اشارہ کرکے شکار۔ شکار وہ شکار)
ا۔ ڈاکو۔
ہان حضور وہ گیا وہ گیا۔
۲۔ ڈاکو۔
دیکھئے حضور وہ کون آرہا ہے۔
شہزادہ اصغر۔ یہ کوئی مرد مالدار ہے آوارہ وادبار ہے۔
مخلص جبھی وہ یہان آیا ہے۔

شہزادہ اصغر۔ اچھا تم لوگ یہین چپ جاؤ جب وہ آئے تو دام مکر بچھاؤ۔ اسکو پہناؤ۔

[سب کا چپ جانا ہمت پاشا کا آنا ڈاکوؤنکا گہیر لینا]

ا۔ ڈاکو۔ یہ پوشاک اتار دو یہ انگوٹھی عنایت کرو اور یہانسے چلے جاؤ۔

ہمت پاشا جبتک میری جان مین جان ہے۔ نہ مین یہ پوشاک اتارونگا اور نہ یہ انگوٹھی تمکو دونگا۔

مخلص بیگ۔ اگر تم ہمارا کہنا نہ مانوگے تو مارے جاؤگے موت کے اتارے جاؤگے۔

ہمت پاشا۔ کیا مجال ہے جو مجھکو کوئی مارے گا۔ موت کے گہاٹ وہ اتریگا

(تلوار میانسے کہینچ لینا)

ڈاکوؤن کا ایکبارگی حملہ کا ارادہ کرنا۔ شہزادہ اصغر کا آکر روکنا۔

شہزادہ اصغر ٹہیرو ٹہیرو جلدی نکرو۔ اخاہ چچا جان ہین تسلیمات عرض ہے (یہ کہکر شہزادہ کا چچا کی گود مین آکر بیٹھ جانا]

ہمت پاشا۔ ان مین۔ وہی چچا ہون۔ جو مبتلائے رنج و بلا ہون

شہزادہ اصغر۔ جب مین نے قید سے رہائی پائی تو یہی دلمین ٹہیری کہ شہر کی یا دبہلاؤن۔ جنگل بساؤن۔ مگر جب آپ سے ملاقات ہوئی ادہر ادہر کی بات ہوئی۔ تو انہون نے مجھکو اپنا سردار بنایا۔ میرا مرتبہ بڑہایا۔

ہمت پاشا۔ مین ان لوگونکی اس عنایت کا شکر گذار ہون۔

مخلص بیگ حضور شکریہ کی کیا ضرورت ہے ہم لوگ تابعدار ہین۔

شہزادہ اصغر اچھا اب یہان سے مکان تشریف لے چلئے وہان چلکر ٹہیرے۔

[ملکہ نازپرور کا آنا]

ملکہ نازپرور۔ بھائی تسلیم عرض کرتی ہے نا سزائی۔
فطرت پاشا۔ کہو نازپرور اچھی تو ہے۔
ملکہ نازپرور۔ ہان بھائی اچھی ہون۔ مگر۔
فطرت پاشا۔ مگر اگر یعنی چہ۔
ملکہ نازپرور۔ اگر اجازت دو تو کچھ عرض کرون۔
فطرت پاشا۔ ہان شوق سے کہو اجازت ہے۔
ملکہ نازپرور۔ کیا تم میرے شوہر کے قتل پر آمادہ ہو۔
فطرت پاشا۔ ہان میرا وہ دشمن ہے۔
ملکہ نازپرور۔ نہین بھائی وہ تمھارا دشمن نہین ہے۔ فطرت۔ بیشک وہ میرا دشمن ہے
ملکہ نازپرور۔ بھائی رحم رحم۔
فطرت پاشا۔ نہین بالکل نہین
ملکہ نازپرور۔ کیا درا صل تم اسکو قتل کروگے اوسکے خون سے ہاتھ بھروگے
فطرت پاشا۔ ہان مین اسکو قتل کرونگا۔
نازپرور۔ تو مین بیوہ ہو جاؤنگی
فطرت پاشا۔ بہتر ہوگا جو تو مر جائیگی دنیا سے گذر جائیگی۔
نازپرور۔ کیا تم کو رنج نہوگا۔
فطرت پاشا۔ بالکل نہین۔
نازپرور۔ کیا تم مجھکو بیوہ بناؤگے۔
فطرت پاشا۔ ہان۔
نازپرور۔ اچھا پہلے تم مجھکو قتل کرو۔
فطرت پاشا۔ نہین مین پہلے تیرے شوہر کو قتل کرونگا
نازپرور۔ کیا تم باز نہ آؤگے۔

فطرت پاشا۔ نہین باز نہ آؤنگا۔
مخبر۔ (ملکہ کیطرف مخاطب ہوکر) حضور کچہ سنین تو عرض کرون۔
ملکہ نازپرور۔ ہان کہو مین سننے کو موجود ہون۔
مخبر۔ حضور بادشاہ حسینہ کے ساتہہ مصر چلے گئے۔
ملکہ نازپرور۔ ہان وہ مجھکو جل دیگئے۔

(یہ کہکر زمین پر گر پڑنا اور بیہوش ہوجانا)

فطرت پاشا۔ (اپنے ملازمون سے مخاطب ہوکر) اب تم بادشاہ کے قتل کا فکر کرو۔
ارشد۔ حضور ہم اون کے قتل مین سرگردان ہین۔ حیران و پریشان ہین
نازپرور۔ (ہوش مین آکر) نہین نہین اونہین قتل مت کرنا۔
فطرت پاشا۔ بیشک وہ قتل ہوگا۔
ملکہ نازپرور۔ بہائی مین پاؤن پڑتی ہون ہاتہہ جوڑتی ہون کہ تم ایسا مکرو مجھکو دکہہ نہ دو۔

(پاؤن پر سر رکہدینا)

فطرت پاشا (پاؤن جھٹک کر) چل دور ہو یہان سے۔
ملکہ نازپرور۔ جب تک اس ارادہ سے باز نہ آؤگے مین نہ جاؤنگی۔
فطرت پاشا۔ اگر تو نجائیگی تو مار کہائیگی۔

(ملکہ نازپرور کا یہ سنکر دیوانہ ہوجانا)

ملکہ نازپرور۔ اے زمین تو پہٹ اور مین سما جاؤن۔ اے آسمان تو مجھپر بجلی گراتا کہ مین جلجاؤن۔ اے خدا تو مجھکو دنیا سے اوٹھا۔ میرا نام صفحہ ہستی سے مٹا۔

خاموش ہوجانا۔

فطرت پاشا۔ (اپنی ہمراہیونسے مخاطب ہوکر) تم جاؤ بحری فوج آراستہ کراؤ

تاکہ بدولت اِس تیغ آبدار کا جوہر دکھائین - فتح پائین -

ارشد - امجد وغیرہ حضور ہم جاتے ہین - بحری فوج آراستہ کر کے آتے ہین فتح پاتے ہین -

[سب کا چلا جانا ملکہ کا پاگلون کیطرح بکنا]

ملکہ ناز پرور ہاے ہین جلی جلی - دہوان دہوان - دہوان - ہوا - ہوا - ہوا - پکڑو - پکڑو - پکڑو - ہان - ہان - ہان - آئی - آئی - آئی - ٹہیرو - ٹہیرو - ٹہیرو -

(ادہر اُدہر دوڑ کر ملکہ کا چلا جانا)

ڈراپ سین

باب تیسرا پہلا سین

راستہ

ملاحون کا گانا نمبر ۲۸

چلو چلا چلین - نہین دیر کرین - وہین جا کے ڈٹین - جہان غیر ٹہین - ہٹین - ٹہیر مین جڑہین چڑہین - او نہین گہیرین گہیرین گہیرین گہیرین - کبہی نہ ہٹین - دلاوری - جفاگری - سراسری - کبہی نہین - فسونگری - شر بہی مٹائین - ہان - ہان - ہان ملکے کرو وار فتح و نصرت کرکے اب چین سے رہین -

[ملاحونکا یہ گا کر بحری جنگ کیلئے چلا جانا]

باب تیسرا دوسرا سین

دریا

دریا کے کنارے محل کا نظر آنا - دریا مین کشتی دکہائی دینا - محل کے اوپر

اختر پادشاہ کا لڑائی کو نظارہ کرنا۔ بندوق کا چلنا۔ دونوں نوجون کا لڑنا۔ ملکہ حسینہ کا راہ اختیار لینا۔ بادشاہ کا ملکہ کو نہ پانا اور اسکی محبت کے جوش مین آپ چلا جانا۔

سہیلیوں کا گانا نمبر ۲۹

ہان بگسنا ٹار: اے کرتار سن داتار بنتی اکبار۔ ہو غمخوار۔
تجھپہ ہم ہوئین قربان۔ اے خالقا۔ تو تو قادر ہے سبحان۔ ہے یہ تیرا جسم و جان۔ فتح دینا۔ تاؤ کینا۔ چھین لینا۔
دولت مال خزانہ جو کچھ پانا سے آنا۔ مطلق نہ گھبرانا۔ ہین سب دلیر جنگ کرین۔ دشمنون کو تنگ۔ اڑجاے اونکا رنگ۔

ع

اودھر اودھر کے کہتا ہے حباب دریا
نہین رہنے کا ہمیشہ یہ شباب دریا
ایک دن اس کو فنا ہووے گی
اور برہم نظر آے گا حباب دریا

نثر

ملکہ حسینہ عالم۔ حضور وہ گرا۔
اختر بادشاہ۔ ہان وہ گرا۔
ملکہ حسینہ عالم۔ دیکھیے حضور وہ زخمی ہوا۔
اختر بادشاہ۔ شاباش اے میرے بہادر شاباش
ملکہ حسینہ عالم۔ اوہ یہ کیسی گھمسان لڑائی ہے۔
اختر بادشاہ ہان اسیطرح وار کرو۔ دشمنوں کی خوب خبر لو۔
ملکہ حسینہ عالم۔ بہت بہتر ہے کہ مین یہان سے چلی جاؤن۔ بادشاہ کی محبت کو آگ لگاؤن۔

[ملکہ کا چلا جانا]

اختر بادشاہ۔ ملکہ دیکھو وہ ہمارے بہادرون نے فتح پائی۔
سہیلی۔ حضور ملکہ صاحبہ تو یہان نہین ہین۔
اختر بادشاہ۔ آخر کہان ہین جاؤ اون کو لے آؤ۔ اور ہماری فوج کی بہادری دکھاؤ۔

[سہیلی مذکور کا ادہر اودہر تلاش کرنا ملکہ کو نہ پانا یہ کہنا حضور وہ تو چلی گئی]

اختر بادشاہ۔ کیا وہ یہان سے چلی گئی۔
سہیلی۔ ہان حضور۔
اختر بادشاہ۔ اچہا مین بہی جاتا ہون

[سب کا چلا جانا]

[بادشاہ کا معہ شکست خوردہ فوج کے نظر آنا]

اختر بادشاہ۔ کیون اے سردار وفادار جنگ مغلوبہ کا کیا حال ہے۔
سردار وفادار۔ حضور کی فوج نے شکست کہائی۔ رسوائی اور بدنامی ہاتہ آئی
اختر بادشاہ۔ آخر اسکی شکست کے کیا اسباب ہین۔
سردار وفادار بیگ۔ کیا حضور کو معلوم نہین۔
اختر بادشاہ۔ واللہ نا بدولت ناواقف ہین۔
سردار وفادار بیگ۔ حضور یہ اوسی زن مکارہ کی الفت کا سبب ہے کہ جسکے فراق مین حضور کا قلب مضطرب ہے۔
اختر بادشاہ (منہ پہیر کر آہستہ سے) سچ کہتا ہے (بلند آواز سے) ہین یہ تیرا خیال غلط ہے۔
سردار وفادار بیگ۔ حضور میرا خیال غلط نہین ہے۔ بلکہ قصور معاف۔ حضور کا خیال غلط ہے۔

اختر بادشاہ - آخر کیون -
سردار وفادار بیگ حضور اگر وہان - کچھ دیر اور قیام فرماتے تو فتح کے ڈنکے بجاتے - بامراد آتے -
اختر بادشاہ (آہستہ سے) واقعی سچ کہتا ہے (بلند آواز سے) اگر تم بہادر کچھ کام مین لاتے تو ناکام نہ آتے -
سردار وفادار بیگ حضور اگر بغیر بادشاہ کے فوج کام آئے - تو بادشاہ کو کون دھیان مین لائے -
اختر بادشاہ (آہستہ سے) بیشک درست ہے - خیر اب وہ تدبیر کرو کہ جسمین ہماری فتح ہو -
سردار وفادار بیگ حضور اوس زن مکارہ کی یاد بھلا مین - اوسکا ذکر زبان پر نہ لائین - تو یقیناً فتح پائین -
اختر بادشاہ انشاء اللہ اب ایسا ہی ہوگا -
سردار وفادار بیگ اگر حضور اس عہد کے پابند رہین گے - تو فتح پائین گے ذلت سے چہپائی گی -

[یہ کہکر سردار وغیرہ کا چلا جانا]

حسینہ عالم - حضور حضور
اختر بادشاہ کون حسینہ عالم بانی جور و ستم -
حسینہ عالم - ہان حضور وہی بدنصیب و بدانجام -
اختر بادشاہ - تم یہان سے جاؤ اپنی منحوس صورت نہ دکہاؤ -
حسینہ عالم - آخر قصور - خطا - سبب
اختر بادشاہ تیری بدولت مین نے یہ شکست پائی - رسوائی اٹھائی -
حسینہ عالم - حضور بیشک مین قصوروار ہون - عنایت کی امیدوار ہون -
اختر بادشاہ نہین تیرا قصور معاف نہوگا - مجہسے دل صاف نہوگا -

حسینہ عالم۔ اگر حضور میرا قصور معاف نہ فرمائینگے تو مین مرجاؤن گی۔ دنیا سے گذر جاؤن گی۔
اختر بادشاہ بلا سے تو مرجاے دنیا سے گذر جاے۔ مجھکو کوئی غرض نہین ہے

حسینہ عالم کا گانا نمبر ۳۰

ہان بخش خطا تو میری۔ کرے تو دل کو صاف۔ بک نہ لاف و گذاف
ہوے تقصیر معاف۔ رکھہ نہ دلپر غلاف۔ گردن اتار ایکبار ؎
کردے تو مجھے قتل کہ فرصت پاؤن
دنیا کے غم و رنج کو کب تک کھاؤن

اختر بادشاہ اچھا مین نے تیرا قصور معاف کیا۔ تجھسے دل صاف کیا مگر آیندہ کیلئے تو توبہ کر اور بیوفائی پر لعنت بھیج۔
حسینہ عالم۔ حضور اب کبھی ایسا قصور نہ ہوگا۔ مین توبہ کرتی ہون۔
ایلچی۔ حضور کا نامہ جب مین نے خسرت کے پاس پہونچایا۔ تو وہ بہت جھلایا جو منہ مین آیا سنایا۔ اور کہا کہ اگر بادشاہ کو مردمی کا دعویٰ ہے تو میدان مین آکے یارون سے ہاتھ ملائے۔ ورنہ چوڑیان پہن کے اور کسی گوشہ مین چھپ جائے منہ نہ دکھائے۔
اختر بادشاہ کیا اوس نے یہی کہا ہے۔
ایلچی۔ ہان حضور اوس نے یہی کہا ہے۔
اختر بادشاہ اب مین جاتا ہون۔ اپنی فوج آراستہ کرتا ہون۔ زمین پر چڑھکر بد کردار اوسکا غرور خاک مین ملاتا ہون۔

[ایلچی اور بادشاہ کا چلا جانا]

مخلص بیگ کا آنا

مخلص بیگ۔ تسلیمات عرض ہے۔

حسینہ عالم۔ بندگی تم کون ہو۔
مخلص بیگ۔ حضور میں فطرت پاشا کا سپہ سالار ہون۔ فلک اقتدار ہون۔
حسینہ عالم۔ تم یہان کیون آئے ہو۔ کیا غرض لائے ہو۔
مخلص بیگ۔ آپکی ملاقات کیواسطے آیا ہون۔ ایک خفیہ پیغام لایا ہون۔
حسینہ عالم۔ اپنا مدعا بیان کرو تاخیر کو راہ نہ دو۔
مخلص بیگ۔ ہمارے بادشاہ کا حضور پر دل آیا ہے۔ انھون نے آپکی بابت یہ پیغام پہونچایا ہے کہ آپ بادشاہ کی محبت پر خاک ڈالین مجھہ سے ملنے کی راہ نکالین۔

حسینہ عالم گانا نمبر ۳۱

ارے جا جارے او بے ایمان۔ کمینہ۔ رذیلا۔ ہٹیلا۔ کٹیلا۔ نہ تو شرمایا چل اے نادان۔ رے لاتا طوفان۔
تو کر نہ مجھسے کل کل زیادہ۔ نہ ایک چل چل میرے اوپر سے ہو جا قربان۔

ختم

مخلص بیگ۔ اگر آپ اون سے نہ ملین گی تو خون کے دریا بہینگے۔ کشتون کے پشتے ہو جائینگے۔
حسینہ عالم۔ کیا تو سچ کہتا ہے۔
مخلص بیگ۔ ہان حضور میں سچ عرض کرتا ہون۔
حسینہ عالم۔ اچھا تم جاؤ۔ میرے ملنے کا مژدہ سناؤ۔
مخلص بیگ۔ مگر پورا وعدہ کیجیے کہ آپ اونسے ملینگی۔
حسینہ عالم۔ مین انشاء اللہ اونسے ضرور ملونگی۔ بشرطیکہ جنگ وجدل پر خاک ڈالین۔ صلح وآشتی کی راہ نکالین۔
مخلص بیگ۔ صلح کرا دینا میرا کام ہے۔

حسینہ عالم۔ اُؤ اقرار کا ہاتھہ۔
مخلص بیگ۔ اِس کا ایفا جان کے ساتھہ ! (ہاتھہ پر ہاتھہ ماردینا)
اختر پاشا۔ (اندر سے دیکھکر آہستہ سے) او کمینی بے عزت یہ تیرے اطوار۔
مخلص بیگ۔ اچھا میں جاتا ہون۔
حسینہ عالم۔ بہتر ہے جاؤ۔ میرا اسلام شوق پہونچاؤ۔ (مخلص بیگ کا چلا جانا)
اختر پاشا۔ (دفعتہً آکر) یہ کون ایسی باتین کررہا تہا۔
حسینہ عالم۔ حضور یہ میرا نوکر تہا۔
اختر پاشا۔ نوکرون سے ہاتہہ ملانا۔ اونکو بہار حسن دکہانا۔ پیار باتین بنانا۔ اور دشمن مان۔
حسینہ عالم۔ حضور کیا کہہ رہے ہین۔ مجہہ اچہوتی کو رنج دے رہے ہین۔
اختر پاشا۔ (تلوار لیکر) کیا تو بے قصور ہے۔
حسینہ عالم۔ ہان مین بیقصور ہون۔
اختر پاشا۔ اپنی بے گناہی کا ثبوت دے ورنہ مرنے پر مستعد ہوجا۔
حسینہ عالم۔ حضور یہ فطرت کا ملازم تہا۔
اختر پاشا۔ وہ کیون آیا تہا۔
حسینہ عالم۔ پیغام صلح لایا تہا۔
اختر پاشا۔ تو نے ہاتہہ کیون ملایا۔ سلام شوق کیون پہونچایا۔
حسینہ عالم۔ حضور اگر مین اوس سے ہاتہہ نہ ملاتی۔ سلام شوق نہ پہونچاتی تو خدا جانے کیا آفت آتی۔
اختر پاشا۔ اسکی تفصیل بیان کرو۔
حسینہ عالم۔ مخلص بیگ نے جب اسکا پیغام وصال پہونچایا تو مین نے یہ فقرہ بتایا۔ کہ مین خود اسپر مرتی ہون۔ اسکا دم بہرتی ہون۔ لیکن مجبور ہون اسلئے معذور ہون۔ کہ وہ جنگ پر آمادہ ہے۔ لڑائی کا ارادہ ہے۔ اگر وہ

میرے ملنے کا خواستگار ہے۔ میرے وصل کا طلب گار ہے۔ تو لڑائی پر خاک ڈالے۔ جنگ سے ہاتھ سنبھالے۔ چنانچہ اوس سے صلح کا اقرار کیا یہاں سے راستہ لیا۔

اختر پاشا۔ اگر یہی بات ہے تو میں تمہارے اس کارروائی پر خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں۔

حسینہ عالم۔ حضور اگر حکم دیں تو مطربان خوش آواز آئیں۔ محفل عیش سجائیں شیشہ و صراحی لائیں۔

اختر پاشا۔ کہدو کہ جلد آئیں۔ بزم نشاط۔ سجائیں۔ مے۔ لائیں۔

[مطربان خوش آواز کا آنا۔ میز و کرسی کا لانا۔ مے نوشی کا سامان سجانا بادشاہ اور حسینہ کا شراب پینا]

رامشگرون کا گانا نمبر ۳۲

پر شہر تیرے روپ مین نے کا رنگ انوپ۔ جہر کر یا ہو تری کیسے لاگے دھوپ مے کا پیالہ۔ پر تو اے ظلے ہو سے بالا۔ مثل بالا۔

ناچت سکھیاں باری باری۔ بجت پائل کی جھنکاری۔ جائیں اوپر بلہاری دیکھ کے لیلا اوسکی ساری۔

شاد رہے یہ باری تعالے۔ ہی اوسکو حاصل شادی ہو۔ غمکی بربادی ہو۔ دکھ سے آزادی ہو۔

حسینہ عالم ۵

پہونگی حشر میں میں تو خدا کے سامنے
ہو گئی محبوب کیسے دلربا کے سامنے
کر دیا اپنی عنایت سے مجھے اوسنے معاف
پاؤں پر سر رکھدیا جب بیوفا کے سامنے

راشنکر

مے کا پیالا۔ برتر و اعلیٰ۔ شکل لالا۔ ہوئے بالا۔

نثر

ایلچی۔ (دفعتہ آکر) حضور نظرت آمادہ پیکار ہے۔ لڑائی پر تیار ہے۔
اختر پاشا۔ اگر وہ لڑائی پر تیار ہے۔ تو یہاں کسکو انکار ہے۔
(حسینہ عالم کیطرف مخاطب ہوکر)

کیوں کیا صلح کی یہی نشانی ہے۔
حسینہ عالم۔ حضور حضور۔
اختر پاشا۔ چپ زن مکارہ۔ بدکارہ و آوارہ
ایلچی۔ حضور اب دیر کو کام میں نہ لائیں۔ میدان جنگ کیطرف قدم بڑھائیں۔
اختر پاشا۔ ہاں چلو۔

(چلا جانا)

حسینہ عالم کا گانا نمبر ۳۳

چلے چھوڑ سنوریا پیارے۔ چلے چھوڑ سنوریا پیارے۔ چین پڑے نہ ان نینان
کیسے بیچ یہ بتیان۔ کاہے موڑے بچن یا پیارے سہیلی ہ

ہوتے یہ نہ جو آج گرفتار محبت
کہتا نہ اسے کوئی بھی بیمار محبت
رہتا ہے اسے سامنا ہر روز بلا سے
جس شخص کو ہو جاتا ہے آزار محبت

حسینہ عالم۔ چلے چھوڑ سنوریا پیارے۔ چلے چھوڑ سنوریا پیارے۔
(حسینہ عالم کا چلا جانا۔ سبھوں کا اسباب اٹھا لینا۔)

[ادٹھاؤیہ پردہ]

باب تیسرا چوتھا پردہ

میدان جنگ

طرفین سے تلوار بندوق چلنا۔ دفعتہً ملکہ نازپرور کا آجانا کچھ دیر کے بعد لڑائی کا رک جانا۔

اختر پاشا۔ (ایکطرف کھڑے ہوکر) اے بہادرو بڑہو کم بخت کی فوج کا قلعہ قمعہ کرو۔

فطرت پاشا۔ (علحدہ ہوکر) ہان اے جوانون مارو مارو دشمن کے سپاہیونکے گردنین اتارو۔

اختر پاشا۔ شاباش اے جوان مرد شاباش۔

فطرت پاشا۔ اے بزدل کمبخت سامنے آ۔ میری تلوار کا چرکا کہا۔ (تلوار نکال لینا)

اختر پاشا۔ شیر مین آیا۔ تیری قضا کا پیغام لایا۔

[تلوار نکال کر لڑائی پر مستعد ہوجانا]

نازپرور۔ ہین ہین تم دونون مت لڑو ایک دوسرے کا خون مت پیو۔

فطرت پاشا۔ اے نازپرور تو یہان سے چلی جا اپنی صورت مت دکہلا۔

نازپرور۔ (بادشاہ سے مخاطب ہوکر) حضور اب باز آئین میرے بہائی کا خون نہ بہائین۔

اختر پاشا۔ مین جبتک اسکا خون نہ بہاؤنگا۔ باز نہ آؤنگا۔

نازپرور (فطرت پاشا کیطرف مخاطب ہوکر) بہائی تم میری عرض مانو۔ اس کام کو برا جانو۔

فطرت پاشا۔ مین اسکے خون کا پیاسا ہون اسکی موت کا بہوکا ہون۔

اسلئے جبتک مین اِسکا سر نہ اتارونگا۔ جان سے نہ مارونگا۔ آرام نہ پاؤنگا عیش وآرام نہ اُٹھاؤنگا۔

نازپرور۔ حضور اب بھی مانین۔

اختر پاشا۔ نہین مین کبھی نہ مانونگا۔

نازپرور۔ (دیوانہ وار) اے اللہ میان۔ یہ کیا دیکھہ رہی ہون۔ اے کان مین یہ کیا سن رہی ہون۔ وہ آسمان پھٹا اور زمین سما گئی۔ وہ دیوار مجھکو کھا گئی۔ اُف اُف ای ای۔ (یہ کہکر نازپرور کا چلا جانا)

تلوارون کا میان سے نکل پڑنا۔ ایک کا دوسرے پر وار کرنا کچھہ دیر کے بعد بادشاہون کا زخمی ہوکر گر پڑنا۔ بادشاہ کے آدمیونکا اونسکو سنبھالنا اور اُٹھا کر چلا جانا اصغر پاشا کا اچانک حملہ کرکے فطرت کی فوجکو بھگا دینا۔

اصغر پاشا۔ (اپنے ہمراہیون سے) انکو یہین خاک وخون مین لٹاؤ۔ ان کا خون یہین بہاؤ۔

ہمت پاشا۔ انمین سے ایک کو زندہ نچھوڑو۔ انکا سر یہین توڑو۔

فطرت پاشا۔ اے دلاورو۔ جانبازو۔ ملکر حملہ کرو دشمن کو فتح کا موقع ندو۔

اصغر پاشا۔ اب انکو یہین چٹنی کرو۔ انکے خون سے ہاتھہ رنگو۔

(طرفین سے تلوار کا چلنا)

فطرت پاشا کا پہلا سپاہی کہا تو سنہ کی کھائی۔

[یہ کہکر بھاگ جانا]

فطرت پاشا کا دوسرا سپاہی شامت پر آفت آئی

[یہ کہکر بھاگ جانا]

اصغر بادشاہ کے ہمراہیون کا پل پڑنا۔ فطرت کے سپاہیونکو بھگا دینا۔

اصغر پاشا کے ہمراہی (فتح فتح فتح)

پانچوان سین

حریص خان کا گانا نمبر ۳۴

ہمین ہوگی کیسکی ایسی نار۔ کرے جو شوہر کو اپنے خوار۔ پار سیے چین کرے
دن رات۔ ملاے ہاتھ سے ہاتھ۔ ہوسکے قدر پھر وہ بے وار۔

نثر

(تماشبینون کیطرف مخاطب ہوکر) معزز حضرات آپنے میری تنک لبی بی کے
حالات ضرور ملاحظہ فرماے ہونگے۔ غالباً آپکے منھہ مین اوس کی پارسائی دیکھہ
پانی بھر آیا ہوگا۔ اللہ تعالے ایسی تنک بی بی سب کو نصیب کرے۔ آمین۔ مین نے
سنا ہے کہ وہ ہر روز اپنے یار کو بلاتی ہے۔ شراب وصال پلاتی ہے۔ گلچھرے
اوڑاتی ہے۔ اسلئے مین نے دلمین یہ ٹہیرائی ہے کہ اپنی سفید ڈاری کو۔
اسطرح اپنی ڈاڑہی چڑہالون۔ (ڈاڑہی چڑہا لینا) اس سارنگی کو بغلمین دبالون
(سارنگی کو بغلمین دبالینا) اس ڈاڑہی کو اسطرح علیحدہ کرکے ظاہر ہون (ڈاڑہی
کو علیحدہ کرلینا) اور خوب خبر لون۔

(یہ کہکر حریص خانکا چلا جانا اصغر وغیرہ کا آنا)

اصغر باشاہ۔ اب یہانسے روم تشریف لیچلو اور ابا جان سے اپنا فتح کا مژدہ کہو
ہمت پا گئی تھا۔ ان اب چلنا چاہیے۔ تاخیر نکرنا چاہیے۔ (دونون کا چلا جانا)

چھٹا سین پردہ مکان۔

شکیلہ کا گانا نمبر ۳۵

عمر بالی گئی ہوئی نام خدا مین جوان۔
یار کیجا طرمن ہریا آئی۔ لائی ہے گلرنگ پی لے تو اے میرے جان۔

غزل

کیا تھا جرم وفا لذت سزا کے لئے
ستم کے لطف اوٹھائے مزے جفا کیلئے

خدا کرے نہ کسی کا امیدوار دلہا
دعائین مانگتے ہین ترک مدعا کے لئے

بُرا مزا ہو جو محشر مین ہم کرین شکوہ
وہ منتون سے کہین چپ رہو خدا کیلئے

نیا ستم ہے ستمگر نے قتل پر میرے
کیا ہے جمع رقیبون کو مرحبا کے لئے

تیرے کہے سے ہم اے داغ چھوڑ دینگے عشق
خدا کیواسطے دیتا ہے کیون خدا کے لئے

نثر

نہین معلوم ابتک میرا باپ کیون نہین آیا ہان اب آتا ہوگا دیکھو وہ آرہا ہے"

مشتاق۔ بندگی اے آرام جان سرتاج حسینان۔

شکیلہ۔ تسلیم کہو مزاج تو اچھا ہے۔

مشتاق۔ ہان زندہ ہون۔

حریص خان۔ (ڈاڑھی لگائے ہوئے تبدیل شکل) مین بھی آداب کرتا ہون۔ اینجناب گردون رکاب۔

مشتاق۔ آداب آداب آپ یہان کیون تشریف لائے ہین۔

حریص خان۔ حضور کی سخاوت کا حال سنکر مین یہان آیا ہون یہ سارنگ ساتھہ لایا ہون۔ گاؤنگا بجاؤنگا حضور سے انعام پاؤنگا۔

مشتاق۔ کیا آپ گاتے ہین۔

حریص خان۔ جی ہان۔

شکیلہ۔ اچھا پیارے شراب لاؤ۔ پیو پلاؤ۔

شکیلہ۔ لیجئے موجود ہے۔

حریص خان۔ کیون حضور یہ آپکی بی بی ہین۔

مشتاق۔ (آہستہ سے) کمبخت یہ کیون پوچھتا ہے۔ ہان یہ میری بی بی ہے۔

حریص خان۔ مین نے تو سنا تھا کہ حریص خان کی بی بی ہے۔

مشتاق۔ (آہستہ سے) کیا کمبخت کو معلوم ہو گیا۔ وہ بیچارہ فوت ہو گیا اسلئے

مین نے اپنا عقد شرعی اس سے پڑھا لیا ہے۔

حریص خان۔ (رو رو کر) افسوس صد افسوس کہ وہ بیچارہ مر گیا دنیا سے گذر

گیا۔ اچھا آدمی تھا۔ خدا مغفرت کرے۔

مشتاق۔ کیا تم اوسکو جانتے تھے۔

حریص خان۔ ہان حضور مین جانتا تھا (آہستہ سے ڈاڑھی کھسکا کر) کوئی دم

مین مرے جاتی ہے۔

مشتاق۔ تم سارنگی بجاؤ۔ یہ گاتی ہین۔ شراب ناب سے دل بہلاتی ہین۔

[شراب ناب کا دور چلنا]

شکیلہ کا گانا نمبر ۳۶

مورے بانکے سئیان بھر بھر کے مے پلاؤنگی

مشتاق۔ ہم آپکے لطف پائینگے۔

شکیلہ۔ ایسے متوالے۔ سجیلے ٹھیلے۔ میرے دلدار۔ وارو نہن تن

من۔ تجھپر زر دھن۔ کرون شوہر کو تجھپہ نثار

حریص خان۔ تجھکو سمجھونگا مین مردار۔

مشتاق۔ اچھا اب گائیے اپنا کمال دکھائیے۔

حریص خان گانا نمبر ۳۷

پیو دور شراب کرو نا حجاب۔ یارو نا میت اک ...دار مین۔ کبھی ... ندون

زنہار مین ۔ دکھلاؤن تیٖن شکل دلہن ۔ کر دون زمانہ یار مین سے

اس ترے پیار کی ایسی تیسی
اور اس یار کی ایسی تیسی
بنحیط ہو کے چلا آیہا ن
بجھہ گنہگار کی ایسی تیسی

اوٹھہ کے لیلو وہ خنجر ایکبار مین۔

[اشتیاے گا نا مشتاق اور مُکھیلہ کا متعجب ہوکر سنا اور مہنا سارنگی بنکر حریص خانکا ڈاڑہی اتار لینا۔ اوپر جھپٹنا انکا ڈر کر بہاگنا سامان موجودہ سے جانا]

دکھاو جی ہوئی میز کرسی شیشے گلاس وغیرہ۔

حسینہ عالم کا گانا نمبر ۳۸

جاؤنگی نا شاہ بزم جہان سے ۔ اس بوستان سے حفظ و امان سے ۔ اے میرے رحمان یکتا دھر سجان ۔ خاک کا بات کا کوہ کا کاہ کا تو ہے والی میرے سرور رہبر و برتر مالک رہبر ۔ وارون تجھپر دل وجان ۔ ہان۔

نثر

مین دراصل نہایت بد نصیب اگر زمانہ مین کوئے چراغ لیکر ڈہونڈہے تو ہرگز نپاے ۔ مین نے کس کس ترکیب سے اوس بار ستمگار کو بہایا مٹہایا۔ پرچایا۔ مگر افسوس ہے کہ میری ایکبات بہی کام نہ آئی۔ اور وہ مجھہ سے ایک بارگی کشیدہ ہوکر چلا گیا۔ اب دنیا مین میری زندگی بیفائدہ ہے۔ اور مجھکو اس دار ناپائیدار سے کنارہ کشی لازم ہے (میز کیطرف اشارہ کرکے) اب مین زہروںنکو آزماؤن ۔ اپنے ملازمون سے چند آدمی گرفتار کراؤن ۔ جو زہر اون کو

سنگھاؤن۔ اگر وہ اسکو سونگھکر مرجائین۔ گردن نہ ہلائین تو مین بھی مرجاؤن تاخیر کام مین لاؤن۔ چاندخان۔ پیرخان یہان آؤ۔ ایکبات سن جاؤ۔ چاندخان وپیرخان۔ فرمایئے ہم حاضر ہین۔

حسینہ عالم۔ کوئی نوجوان ساقی تلاش کرلاؤ۔ یہان باندہ کر پہونچاؤ۔

چاندخان و پیرخان بہت اچھا حضور ہم جاتے ہین۔ کوئی نوازو مسافر سے آتی ہین۔

چاندخان اور پیرخان کا نووارد مسافر کولے آنا زہر سنگھانا اوسکا مرجانا چاندخان وپیرخان کا لاش کو ایک طرف پھینکدینا اور کھڑے ہوجانا۔

حسینہ عالم۔ یہ زہر خراب ہے (دوسری شیشی کیطرف مخاطب ہوکر کہا) مگر یہ لاجواب ہے اپنے آدمیون سے پھر کوئی مسافر بلواؤن۔ اوسکو جام فنا سنگھاودون چاندخان اب کوئی اور مسافر لاؤ دیر نہ لگاؤ۔

چاندخان۔ بہت بہت سے حضور۔

[دونو کا چلا جانا ایک مسافر کو پکڑ لانا ہسکو کا زہر سنگھانا اوسکا مرجانا۔ چاندخان وپیرخان کا اوسکو اٹھاکر ایکطرف پھینکدینا]

حسینہ عالم۔ یہ سونیکے ہار لو اور ایک مسافر اور حاضر کرو۔

چاندخان وپیرخان (ہار لیکر) بہت مناسب ہے علاج ہے۔

[یہ کہکر دونو کا چلا جانا اور ایک مسافر کو باندہ کر لے آنا اوسکو کالیہ کا زہر سنگھانا اوسکا بھی مرجانا چاندخان اور پیرخان کا لاش ایکطرف پھینکدینا۔ اور چلا جانا]

حسینہ عالم۔ یہ زہر قابل اعتبار ہین۔ اسکے سونگھنے مین وسواس ہشیار ہین۔ اسلئے مین اس اژدہا پیٹی (نکالکر) زہری ناگن لٹکاؤن۔ دنیا سے کوچ کرجاؤن۔

فطرت پاشا (دفعتہً آکر) ہین ہین یہ کیا کرتے ہو۔ کیون بیموت مرتے ہو۔

حسینہ عالم۔ نہین تم مجھکو مرنے دو۔ دنیا سے گذر جانے دو۔

فطرت پاشا۔ خدا کرے کہ تم مرو۔ اور مین زندہ رہون۔ تمہارے فراق کے صدمہ سہون۔

حسینہ عالم۔ تم اور میرے فراق کے صدمہ سہو۔ خدا کی شان۔

فطرت پاشا۔ مین تمہارا عاشق وفادار ہون۔ وصال کا طلبگار ہون۔

حسینہ عالم۔ میرا تو عاشق تو نامدار ہے۔ جسکا فراق مجھکو دشوار ہے۔

فطرت پاشا۔ افسوس کہ وہ جنگ مین مارا گیا۔ اوسکا سر تلوار سے اتارا گیا۔

حسینہ عالم۔ کیا سچ ہے۔

فطرت پاشا۔ ہان یہ سچ ہے۔

حسینہ عالم۔ اچھا اب مین تمہاری ہون۔ سرور وفاداری ہون۔

گانا نمبر ۲۹

امیدون کی پائی سب آرزو بر آئی۔ مژدہ تسلیم کرو شادمانیان۔
تمہارا جیتا رہا فضل کردگار۔ ایسی ہو تمہارا پگل پیرہن سے۔ جیسے ملتا ہو دولہا دولہن سے۔ چلو چلین دیکھین تیری سہری بتیان۔

[فطرت کا اور حسینہ عالم کا چلا جانا۔ اختر پاشا اور وفادار بیگم کا آنا]

اختر پاشا۔ کیون اے سردار ذیوقار تجھکو یہ ہے معلوم ہے کہ آجکل وہ کہان ہے جسکا عشق میرے دل مین نہان ہے۔

سردار وفادار۔ حضور مین واقف ہون وہ کہان ہے۔

اختر پاشا۔ مین نے اوسکے لئے مصیبت جھیلی۔ آفت اوٹھائی۔ مگر اوسنے کی بیوفائی۔ غیر سے رابطہ اتحاد بڑہایا۔ میرے دل کو جلایا۔

سردار وفادار۔ مین نے حضور کو پہلے ہی نیک و بد سمجھایا تھا۔ نشیب و فراز سمجھایا تھا۔ لیکن حضور نے میری عرض سماعت نفرمائی۔ اسلئے یہ رسوائی ہاتھ آئی۔

اختر پاپشا۔ ایس ذکر کو بھلاؤ۔ اوس گل کو ملاؤ دیر نہ لگاؤ۔

جمیلہ۔ (دفعتہً آکر) حضور آج ملکہ عالم نے رحلت کی۔

اختر پاپشا۔ کیا اوس نیک بخت نے انتقال فرمایا۔ کوچ کا ڈنکا بجایا۔

جمیلہ۔ ہان حضور وہ انتقال فرما گئی۔

اختر پاپشا اب میرا جینا محال ہے۔ زندگی وبال ہے۔ اسلئے اے سردار وفادار نیک کردار۔ تو یہ تلوار لے اور میری گردن اوڑا [بادشاہ کا تلوار دیکر گردن جھکا لینا]

سردار وفادار بیگ حضور یہ نمک حرامی مجھسے نہوگی۔ کہ حضور کو قتل کرون۔ حضور کے خون سے دامن بھرون۔

اختر پاپشا۔ نہین نہین تم مجھکو قتل کرو۔ دلمین نہ ڈرو۔

سردار وفادار بیگ حضور ایسا کلمہ زبان پر نہ لائین۔ میرا دل نہ دکھائین۔

اختر پاپشا۔ اگر تم مجھکو قتل نکروگے تو کف افسوس ملوگے۔

سردار وفادار بیگ حضور یہ مجھسے کبھی نہوگا۔ مین اپنے آقا پر تلوار چلاؤن۔ نام ونشان مٹاؤن۔

اختر پاپشا۔ اگر تم میرا حکم نہ بجالائیگا تو پچھتائیگا۔ پیچ وتاب کھائیگا۔

وفادار بیگ۔ اگر حضور کی یہی مرضی ہے تو گردن جھکائیے۔ کلمہ شہادت زبانپر لائیے مین تلوار کا وار کرتا ہون۔

اختر پاپشا۔ ہان اب مجھکو قتل کرو۔

[بادشاہ کا گردن جھکا کر ایکطرف کھڑا ہوجانا]

سردار وفادار بیگ۔ ٹھیریے مین قتل کرتا ہون (علیحدہ جاکر آہستہ سے) کیا یہ ممکن ہے کہ مین ایسے نیک اطوار آقا کو قتل کرون نہین نہین کبھی نہین۔ اسلئے بہتر ہے۔ کہ مین خود اوسکے اوپر سے نثار ہوجاؤن۔ وفادار مین نام کہلاؤن (بادشاہ کے پاس آکر) اگر اجازت ہے تو پہلے قتل کرون۔

اختر پاپشا۔ ہان اجازت ہے۔ قتل کرو۔ (سردار وفادار بیگ کا تمنچہ مارکر خود

مرجانا۔ بادشاہ کا چونکنا ہوکر دیکھنا]

اختر پاشا۔ ہین یہ آواز کہان سے آئی۔ (وفادار کو دیکھکر) افسوس وفادار مرگیا۔ دنیا سے گذر گیا۔ اب مجکو بھی مرجانا چاہیے۔

[حسینہ عالم کا فطرت کو لیکر آنا۔ بادشاہ کا متعجب ہوکر دیکھنا]

حسینہ عالم۔ ہین تو کہان۔

اختر پاشا۔ اور تو کہان۔

حسینہ عالم۔ (فطرت کیطرف اشارہ کرکے) اس بلا کو یہان سے نکالو جلد ٹالو۔ (بادشاہ کا تلوار لیکر جھپٹنا)

فطرت پاشا۔ ای بہادرو آؤ اسکو گرفتار کرکے لیجاؤ۔

[فطرت کے ساز[illegible]ونکا بادشاہ کو گرفتار کر لینا]

اختر پاشا۔ اے کمبخت ملکہ مین نے تیرے واسطے غیرون سے منہ موڑا۔ رفیقون کو چھوڑا مگر تو نے یہ روز بد دکھایا۔ میری الفت کا خیال نہ لایا۔ (وفادار کی لاش کیطرف مخاطب ہوکر) اگر مین تیری نصیحت پر عمل کرتا۔ تو یہ روز بد ہرگز نہ دیکھتا افسوس کہ تو مجھپر سے نثار ہوگیا۔ وفاداری کا ثبوت دیگیا۔ مگر مین زندہ ہون۔ زندگی کے دن بھرتا ہون۔

اصغر پاشا۔ (دفعتہً آکر) اے بہادرو انکو گھیر لو۔ بھاگنے کی مہلت نہ دو۔ بادشاہ کو انسے چھڑا دو۔ انکو اس بدمعاشی کا مزا دکھاؤ۔

[اصغر پاشا کے ہمراہیونکا جھپٹنا بادشاہ کو چھڑا لینا۔ ملکہ حسینہ عالم اور فطرت پاشا

اختر۔ ان سپاہیونکو لیجاؤ۔ دار پر چڑہاؤ۔ دیر نہ لگا [گرفتار کر لینا۔ فطرت پاشا کے ہمراہیون کا بہاگ جانا۔ اصغر اور بہت بادشاہ کا موجود رہنا]

نازپرور۔ (دفعتہً آکر) حضور میرے بہائی کا قصور معاف فرمائیے۔ اسکی گردن سرے نہ اڑائیے۔

اختر پاشا۔ اے ملکہ خاموش رہ۔ اپنے بہائی کی سفارش نکر۔ مین اس مردود کو قتل کرونگا۔ اسکا خون زمین پر بہاؤنگا۔

نازپرور۔ نہین حضور رحم کو کام فرمائیے۔ میرے بہائیکو خون مین نہلائیے۔

اختر پاشا۔ چپ اے شیلی ملکہ چپ۔ اے سپاہیو انکو لیجاؤ۔ پہلے اسے سر چڑہاؤ [اصغر پاشا کے ہمراہیون کا لیجانے کا ارادہ کرنا ملکہ کا روکنا انکار رہجانا]

نازپرور۔ ٹہیرو ٹہیرو ابہی جلدی نکرو۔ حضور اسکا قصور معاف کیجے۔ اس سے وفاداریکا قول۔ تب امان دیجئے۔

اختر پاشا۔ کیا تو وفاداری پر ثابت قدم رہیگا۔ دغا فریب نکریگا۔

فطرت پاشا۔ ہان حضور مین وفاداریکی قسم کہاتا ہون۔ بد کی ارادہ سے توبہ کرتا ہون۔

اختر پاشا۔ اچھا اسکو رہا کرو۔

حسینہ عالم۔ حضور مجہکو بہی رہا کیجئے۔ اپنے دامن مین امان دیجئے۔

اختر پاشا۔ تجہکو پہانسی دیجائیگی۔ تیری بد ذاتی۔ دور تجہپر ہو جائیگی۔

حسینہ عالم۔ کیا حضور مجہکو رہا نکریںگے۔

اختر پاشا۔ کبہی نہین۔

حسینہ عالم۔ کیا حضور میری الفت فراموش ہوگئی۔

اختر پاشا۔ ہان فراموش ہوگئی۔

حسینہ عالم۔ (آردینس کیطرف مخاطب ہوکر) معزز حضرات مین مجسم عبرت ہون

قابل لعنت اور ملامت ہون۔ مین نے اس بادشاہ کی الفت کی پرواہ کی اسکی محبت کی چاہ کی۔ فطرت سے دل لگایا جسکا نتیجہ پیش آیا۔ اگر انسان دنیا مین عزت اور آبرو کا خواستگار ہے۔ تو اوسکو لازم ہے۔ کہ وہ دغا فریب کو کام مین نہ لائے۔ چالاکی کو راستہ بتائے۔ ورنہ وہ یہ پاویگا کہ ایک دن اوسکا بہنڈارہ پہوٹ جائے گا۔ اوس کو برا نتیجہ پیش آئیگا۔ پہر کچہہ بات نہ بنے گی تمام عمر یاس و حسرت مین کٹیگی۔

گانا بطرز زہر عشق

غور سے میری داستان سنئے | عرض مطلب کو مہربان سنیئے
جیسا مین نے کیا وہ پیش آیا | روز بد یہ خدا نے دکھلایا
سارے عالم مین ذلیل ہوئی | اپنے اعمال سے رذیل ہوئی
کیا کہون کیسی شرمسار ہوئی | کسقدر مین ذلیل و خوار ہوئی
توبہ ہر بار اب مین کرتی ہون | اپنے اعمال سے مین ڈرتی ہون
بخشدینا تو اے خدا مجہکو | ہو نہ تکلیف کچہہ ذرا مجہکو
خویش احباب سے سلام عرض | جملہ ارباب سے سلام عرض

غزل

عشق مین تیرے نہین کوئی ٹہکانا اپنا۔
تو نے افسوس مجہے دوست نہ جانا اپنا
ناوک ناز کے قائل تیرے صدقے ہونین
دل بسمل کو کیا خوب نشانا اپنا۔
مین تجہے کعبہ مین ڈہونڈہون کہ صنم خانہ مین
کچہہ تو للہ بتا کوئی ٹہکانا اپنا

مختصر فہرست کتب تجارتی

دلکش - یہ ناول مولوی عبد الحلیم صاحب شرر کی تصنیف ہے نئی روشنی کا خاکا جدید تعلیم کا عملی فرخ اصغر و حسنہ کے عشق کی داستان آزادی کا کرشمہ تعلیمی روشنی کی بدولت خفیہ شادی کا ہونا انگلستان کا سفر کرنا مہذب اور آزاد ملک کی سیر سے سبق حاصل کرنا - پھر بیاہت لوٹنا - غرض نہایت عمدگی کے ساتھ ان واقعات کو تحریر کیا ہے - قیمت فی حصہ ۸؎

دلچسپ ہر دو حصہ - ایک اور جیتا دل تڑپا دینے والا ناول حسن و عشق کے واقعات کا سچا آئینہ - فرخ کے عشق کے اصلی جذبات کا مکمل نمونہ ہجر و ناکامیابی سے میدان عشق کے نشیب و فراز مین ٹھوکرین کھانا ایک مدت تک مجنون وار صحرا صحرا پھرنا - آخر یاوری بخت سے وصل حبیب سے شادکام ہونا قیمت صرف عه

عیاشی کے خفیہ راز - جسمین عیاشی کے وہ تلخ جو نوجوانی کے دلون مین زنان بدکار کی بدولت اٹھانے پڑتے ہین ایک مختصر رسالہ مین بڑی طوائف پر گذری ہوئی خواہش کے تجربہ مین آئی ہوئی ترکیبون زنان بازاری کی فطری عادتون خلقی اور پیدایشی چالون اور ترکیبون کو ایسی عمدہ اور نصیحت آمیز طریقہ کے ساتھ اونکی زبانی بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا ضرور ان افعال سے احتراز کریگا - ایسی لڑکیون کو جنکو بلوغیت سے زیادہ دنون تک بغیر شادی کے رکھنے اور بیجا آزادی دینے اور غیر مطمئن عورتون کے گھرون مین آنے جانے دینے کا نتیجہ بھی دکھایا گیا ہے قیمت صرف ۱۲؎